ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ ۶ .... جلد ۳۹/۹

جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

جولائی 2005ء

میثاق انبیاء کرام علیہم السلام .... دلیل ختم نبوت

فتنہ قادیانیت کیخلاف امت مسلمہ کی جدوجہد

کلیدی عہدے..... قادیانی اور حکومتی اعداد و شمار

قادیانی خلیفہ مرزا مسرور کے نام کھلا خط

قادیانیوں کی تازہ دیدہ دلیری

www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: monthlylaulak@yahoo.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۶ .... جلد ۳۹/۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمودؒ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

قادیانیوں کی تازہ دیدہ دلیری	صاحبزادہ طارق محمود	3
حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن کی شہادت	ادارہ	5
سعودی عرب میں پاکستانی مسیحی افراد کی گرفتاری	ادارہ	6
وزیر مذہبی امور اور اسلام کا جدید چہرہ	ادارہ	7

مقالات ومضامین!

نبی کی پہچان	صاحبزادہ طارق محمود	9
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تاج وتخت ختم نبوت کے ڈاکو	الحاج عبدالقیوم	17
موجاں ہوگیاں	مولانا اللہ وسایا	30

ردقادیانیت!

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے نام کھلا خط	شیخ راحیل احمد جرمنی	36
کلیدی عہدے قادیانی اور حکومتی اعداد وشمار	عابد مسعود	44

متفرقات!

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	47
بچوں کا صفحہ	اشتیاق احمد	54
تبصرہ کتب!	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

قادیانیوں کی تازہ دیدہ دلیری!

حاصل پور کے نواحی چک 192 مراد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی اور ان کے ساتھی کو قادیانیوں نے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ داڑھی نوچی اور دھوپ میں ان پر تشدد کرتے رہے۔ بعد ازاں مسلمانوں کے ردعمل اور اشتعال کے خوف سے انہیں چھوڑ دیا۔ واقعہ کی تفصیل معاصر روزنامہ نوائے وقت 19 جون 2005ء کے علاوہ دیگر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان کی رپورٹ کے مطابق حاصل پور کے نواحی چک 192 مراد میں مقیم قادیانیوں نے مسلمانوں کی مساجد کی طرز پر اپنی عبادت گاہ کی تعمیر کا کام شروع کیا جس پر اہل اسلام نے اعتراض کیا کہ قادیانی قانونی طور پر مسلمانوں کی طرز پر عبادت گاہ تعمیر نہیں کر سکتے۔ چونکہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ چنانچہ 1999ء میں معاہدہ طے پایا اور قادیانی جماعت نے یقین دہانی کروائی کہ قادیانی زیر تعمیر عبادت گاہ کے مینار اور محراب تعمیر نہیں کریں گے۔ کچھ ہی عرصہ بعد قادیانی جماعت نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعمیر دوبارہ شروع کر دی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی کچھ مدت سے حاصل پور کے قادیانیت زدہ چکوک میں جمعہ پڑھاتے ہیں اور خطبات میں عقیدہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کے حوالے سے بھی بیان کرتے ہیں۔ 18 جون کو حضرت مولانا نے قادیانیوں کی وعدہ خلافی کے خلاف نوٹس لیتے ہوئے انہیں متنبہ کیا کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو مسلمانوں کی عبادت گاہ کی طرز پر تعمیر کرتے ہوئے قانون کی خلاف ورزی کا ارتکاب بھی کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا نے قادیانیوں کو بتایا کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور ان کا امت محمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور وہ اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔

قادیانیوں نے گفتگو کے دوران بدکلامی کی اور گالیاں دیں۔ توہین قرآن اور توہین رسالت کرتے رہے۔ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی اور ان کے ساتھی کو مسلح قادیانی گھسیٹتے ہوئے اپنی عبادت گاہ کے اندر لے گئے۔ خطرناک نتائج کی دھمکیاں دیں۔ دونوں کو محبوس رکھ کر چار گھنٹے تک مسلسل تشدد کرتے رہے۔ جب علاقہ بھر کے مسلمانوں کو خبر ملی تو مسلمانوں کے ردعمل کے ڈر سے دونوں حضرات کو چھوڑ دیا۔ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی کو تشویشناک صورت حال کے پیش نظر سول ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ حاصل پور کے علماء کے احتجاج اور مسلمانوں

میں پھیلے ہوئے اشتعال کے پیش نظر پولیس نے مقدمہ درج کیا۔ ملک بھر میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی کے خلاف احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ مختلف دینی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

قادیانی جماعت کی خودسری کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت ملکی آئین اور قانون کے احترام سے عاری ہے۔ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اگر آئین کی پاسداری اور قانون پر عملداری کو یقینی بناتے تو حاصل پور کا واقعہ رونما نہ ہوتا۔ قادیانی ایسی خلاف ورزیوں کے ذریعہ ملک میں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے واقعات کا ردعمل شدید بھی ہوسکتا ہے۔

یاد رہے کہ 1974ء میں قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے ریلوے اسٹیشن پر زدوکوب کیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ملک گیر سطح پر تحریک ختم نبوت چلی۔ اسی تحریک کے نتیجہ میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ کی سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانی جماعت نائن الیون کے واقعہ کے بعد مخصوص بین الاقوامی حالات سے فائدہ اٹھانے کے لئے کئی کروٹیں بدل چکی ہے۔ لیکن معاملہ:

اے بسا آرزو کہ خاک شد

جب بھی ملک میں نئی فوجی حکومت آتی ہے قادیانی جماعت کی امید کی کرن جاگ اٹھتی ہے کہ اب 1973ء کا آئین یقیناً ختم ہوگا جس میں انہیں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف واضح طور پر اعلان کرچکے ہیں کہ قادیانیوں کی آئینی حیثیت برقرار رہے گی۔ اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے گی۔ اس تمام تر کے باوجود قادیانی جماعت ہر سطح پر آئین یا قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کے خاتمہ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

حاصل پور کے نواحی گاؤں کا واقعہ حکومت کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ 1984ء کے تحت قادیانی مسلمانوں کی طرز پر عبادت گاہ تعمیر نہیں کرسکتے۔ نہ مینار نہ محراب اور نہ ہی کسی طور پر مشابہت اختیار کرسکتے ہیں۔ پنجاب حکومت کو نوٹس لینا چاہئے کہ چک نمبر 192 مراد میں قادیانیوں نے کیونکر قانون کی خلاف ورزی کی جسارت کی؟۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے کیونکر حرکت میں نہیں آتے؟۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کے معبد خانوں پر اعتراض نہیں۔ بلکہ اس بات پر تشویش ہے کہ جب قادیانی مسلمانوں کی طرز پر عبادت گاہ بناتے ہیں تو اکثر و بیشتر مسلمان اس سے دھوکا کھاجاتے ہیں۔ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اپنے مذہبی تشخص کی بناء پر ضروری ہے کہ ان کی عبادت گاہیں مسلمانوں کی عبادت گاہوں سے مشابہ نہ ہوں۔

حکومت کو شکر گزار ہونا چاہئے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت نے حاصل پور کے واقعہ پر امن وامان

کا مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیا۔ بلکہ قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے صورت حال کو کنٹرول کیا ہے۔ آئین اور ملکی قانون سے کوئی فرد یا جماعت بالاتر نہیں۔ حکومت آئین کی بالادستی اور قانون کی حاکیت پر بلند بانگ دعوے رکھتی ہے۔ تو اس حوالہ سے انہیں قادیانی جماعت کے چیلنج کا جواب دینا ہوگا۔ ورنہ پنجاب حکومت پر تو قادیانیت نوازی کا الزام پہلے سے موجود ہے۔ کیا انہیں کرم نوازیوں کے بدلے قادیانی جماعت کو شہ نہیں ملی؟۔

بہتر ہوگا کہ پنجاب حکومت اپنے آپ کو قادیانی جراثیم سے پاک کرے اور قادیانی جماعت کو قانون کا پابند بنائے۔ اگر حکومت ناکام رہی اور اہل ایمان نے یہ معاملہ اپنے ہاتھوں میں لیا تو حکومت کو یقیناً تکلیف ہوگی۔ پھر امن وامان کے حوالے سے کیا ضمانت دی جاسکتی ہے۔ خانہ ساز نبوت کے جھوٹے پیروکار کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ وہ قانون کی گرفت سے بچ سکتے ہیں۔ عاشقان ختم نبوت کے عتاب سے نہیں۔

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن کا سانحہ شہادت

نامعلوم دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن کو موقع پر شہید کردیا۔ جبکہ ان کے ساتھی حضرت مولانا ارشاد الحسن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دوسرے روز خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کراچی میں رونما ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعہ نے ایک دفعہ پھر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ... حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ... اور حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ جیسے اکابرین کے سانحات شہادت کی یاد تازہ کردی۔ یاد رہے کہ کراچی میں جامعہ بنوری ٹاؤن دہشت گردوں کا ٹارگٹ کلنگ ہے۔ قبل ازیں جتنے علمائے کرام کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا ان کا تعلق جامعہ بنوری ٹاؤن سے تھا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور بالخصوص حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ کی بہیمانہ شہادت اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ اور حضرت مولانا ارشادؒ کی شہادت پر ملک بھر کی دینی جماعتوں اور قائدین نے شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ کراچی کے علمائے کرام کا قتل ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے باطل قوتیں علمائے حق کو اپنی راہ کا روڑہ سمجھ کر راستہ سے ہٹارہی ہیں۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ علمائے حق نے ہر دور میں کلمہ حق بلند کیا ہے۔ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا آسان نہیں۔ لیکن جن کے قلوب اللہ رب العزت اور اس کے محبوب ﷺ کی محبت میں دھڑکتے ہوں دین کی نشرواشاعت ترقی وترویج جن کا مقصد حیات ہو وہ اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر آنے والوں کو ولولہ تازہ عطا کر جاتے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ ایک جست میں منزل

مراد پا گئے۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ بھی جامعہ بنوری ٹاؤن کے روشن چراغ تھے۔ باطل لاکھ چراغ گل کرے۔ حق کا اجالا پھیل کر ہی رہے گا۔

ہمیں خبر ہے کہ ہم ہیں چراغ آخری شب
ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے

سعودی عرب میں پاکستانی مسیحی افراد کی گرفتاری

سعودی پولیس نے دارالحکومت ریاض میں چھاپہ مار کر چالیس پاکستانی مسیحی باشندوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ لوگ ایک گھر میں چھپ کر مذہبی رسوم ادا کر رہے تھے اور ایک شخص انہیں وعظ کر رہا تھا۔ سعودی عرب کے قوانین کے مطابق اس سرزمین پر مسلمانوں کے علاوہ کسی بھی دوسرے عقیدہ کے حامی افراد کو اپنی مذہبی رسومات کے لئے اجتماع کرنا منع ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ مسیحی عقائد کے حامل افراد کی اکثریت نے بھی مسلمانوں کی طرح کے نام رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے اندرون ملک اور خصوصاً بیرون ملک ان کی پہچان تو بہت ہی مشکل ہو جاتی ہے۔ تاوقتیکہ یہ خود یا ان کا پاسپورٹ ان کے مذہب کے بارے میں وضاحت کرے۔

حکومت پاکستان نے جب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ حذف کیا تھا تو بہت سے لبرل حضرات نے حکومت کی حمایت میں یہ موقف اختیار کیا تھا کہ دنیا کے اکثر ممالک کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ سعودی عرب کے پاسپورٹ میں بھی مذہب کا خانہ نہیں ہے۔ مگر یہ صاحبان اس حقیقت کو نظر انداز کر گئے کہ پاکستان میں قادیانی عقائد کے لوگ موجود ہیں۔ جن کے نام اور لباس وغیرہ مسلمانوں سے مشابہ ہیں اور اب تو بہت سے مسیحی عقائد کے حامل افراد نے بھی اپنے نام مسلمانوں کے سے رکھے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے کئی مقامات پر دھوکہ ہوا ہے۔ سعودی عرب میں جو چالیس پاکستانی مسیحی پکڑے گئے ہیں۔ یقیناً ان صاحبان نے بھی اپنے مسلمانوں جیسے ناموں کی آڑ میں سعودی عرب میں ملازمتیں حاصل کرلیں اور وہاں پاکستان کو بدنام کرنے کا باعث بنے۔ اس واقعہ کی تفصیلات پڑھنے کے بعد یقیناً ایسے افراد کو جو پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے مخالف تھے اس کی اہمیت کا احساس ہو گیا ہوگا کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہبی خانہ کی کیا اہمیت ہے اور عوامی، دینی و سماجی حلقے اس کے لئے حکومت پر دباؤ کیوں ڈال رہے تھے۔ اگر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہوتو ایسے افراد ریاض کی طرح بآسانی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچ کر تبلیغ شروع کر دیں گے۔

اس ساری داستان کا پس منظر یہ ہے کہ جب سعودی عرب میں غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے تو یہ چالیس عیسائی افراد وہاں کیسے پہنچے جو پاکستان کی بدنامی کے علاوہ اسلام دشمن کارروائیوں میں مجرم گردانے گئے۔ ہمارے حکمران پاکستانی عوام کو کبھی حدود آرڈیننس یا پھر ناموس رسالت، کبھی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اخراج اور کبھی

روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے انہوں نے مسائل میں الجھا کر ملک کو اسلام کے نام پر بدنام کرارہے ہیں۔

کہا یہ جاتا ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ قبل ازیں مسلم اور غیر مسلم کے ناموں میں خصوصی امتیاز ہوتا تھا۔ ہندو اپنے ناموں کے ساتھ بھگوان داس' موتی لال یا لدھارام وغیرہ لکھتے تھے۔ اسی طرح سکھ اپنے ناموں کے ساتھ سردار نہال سنگھ وغیرہ لکھتے تھے۔ عیسائی اپنے ناموں کے ساتھ لفظ مسیح کا اضافہ کرتے تھے اور جوزف' ڈیوڈ وغیرہ بھی ان کا امتیازی نام ہوتا تھا۔ اس لحاظ سے ہر شخص بخوبی اندازہ لگا لیتا تھا کہ یہ ہندو' سکھ' عیسائی یا مسلمان ہے۔ اب رفتہ رفتہ یہ امتیاز ختم کر کے ناموں کی کھچڑی پکائی جارہی ہے۔ جو ہمارے ملک کو اسلام کے لبادے میں ذلیل وخوار کررہے ہیں۔ آج کل عیسائیوں کے نام عمر حیات' فرخ گلزار' جاوید اور نذیر وغیرہ' بغیر مسیح لکھے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ میں قومیت کی نشاندہی ضروری ہے۔ بلکہ حکومت مسلمانوں کے نام عیسائیوں میں رکھنے کی پابندی عائد کرے اور عیسائی اپنے نام کے ساتھ مسیح ضرور لکھیں۔ مذہب کے بارے میں زیادہ شور قادیانیوں اور عیسائیوں میں عروج پر تھا۔ ہمارے حکمرانوں اور خصوصاً علماء حضرات کو ایسے واقعات کا خصوصی نوٹس لینا چاہئے اور اسمبلی میں اس کیس کی نمائندگی کرتے ہوئے غیر مسلموں کو اپنے امتیازی نام استعمال کرنے کے لئے پابند کیا جائے۔ تاکہ وہ دھوکہ دہی کے ذریعہ پاسبان حرم کو بھی غلط فہمی میں نہ رکھ سکیں۔ مسلمان اپنے گریبان کو کب تک داغدار کرتے رہے گے۔ اسلام دشمن عناصر کا قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور یہ این جی اوز ملک میں کیا کررہی ہیں؟۔

وزیر مذہبی امور اور اسلام کا جدید چہرہ

جیبہ طاغوت امینہ ودود نے امریکی گرجے میں جمعہ کی نماز کا ڈرامہ رچا کر روشن خیالی کا تاریک چہرہ پیش کردیا تھا۔ مگر منیلا میں فلپائن وغیرہ کے صحافیوں کے روبرو اور دوران گفتگو صدر جنرل پرویز مشرف نے وزیر مذہبی امور کے بارے میں کہا کہ یہ اسلام کا جدید چہرہ ہیں۔ اسلام کے بارے میں آپ ان سے پوچھیں۔

سوا سو سال قبل مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کا ذبہ کر کے اپنی بھینگی آنکھ کے ساتھ اسلام کا نیا چہرہ پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے تو عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہ کرامؓ میں ہی شیطانی بہروپ بھر کر اسلام کے نور کے سامنے دجل وفریب کے اندھیرے پھیلا دیئے تھے۔ مگر:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اسلام کا چہرہ اللہ رب العزت کا قرآن اور امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کا فرمان ہے۔ آفتاب لاکھوں سال سے روزانہ طلوع ہورہا ہے۔ کوئی احمق بھی اسے نہیں کہتا کہ پرانا ہوگیا ہے یا اس کی روشنی پسماندہ ہے۔ ان لوگوں کے ایمان کا کیا حال ہے جو نور مبین قرآن' اسلام اور توحید کے پیغام اور حضور اکرم ﷺ کے اسوہ وفرمان کو

کہتے ہیں کہ پرانا ہوگیا ہے۔ پسماندہ ہوگیا ہے۔ روشن خیال اور جدید اسلام کی ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ لوگ ہیں ظلمتوں کے خوگر جو:

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

یہ چاہتے ہیں کہ ہندوؤں کی دیوالی' سکھوں کی بسنت اور عیسائیوں کے ویلنٹائن ڈے کو اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا جائے اور اس جال میں پھنسا کر مسلمانوں کو اسلام سے نکال دیا جائے۔ میراتھن ریس میں نیم برہنہ لڑکیاں سڑکوں پر دوڑنے اور سائیکل چلانے میں کنوارے لڑکوں کی ریس کریں۔ تعلیمی اداروں میں معصوم بچوں کے اذہان جنسی اختلاط کی کہانیوں سے آلودہ کئے جائیں۔ مالی اداروں کو سود اور جوئے کی کھلی چھٹی ہو۔ ظالمانہ ٹیکسوں سے قومی خزانہ بھر لیا جائے۔ وزیراعظم بتائیں کہ رواں سال میں برآمدات چودہ ارب ڈالر تک پہنچ جائیں گی۔ لیکن ہیومن رائٹ کمیشن بتائے کہ غربت وافلاس اور بدحالی و بے روزگاری سے تنگ آ کر 27 فروری سے 26 مارچ تک صرف ایک ماہ میں 117 افراد خودکشی کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ جبکہ 90 خواتین اور مردوں کو آئندہ خودکشی کرنے کے لئے بچالیا گیا۔ غربت اور دورافتادہ بستیوں میں تھیٹروں اور اسٹیج ڈراموں کے ذریعہ فحاشی عام کردی گئی۔ الیکٹرانک میڈیا پر اسلام اور دینی طبقوں کا کھلا مذاق اڑایا جائے۔

یہ روشن خیالی ہے یا ملک وقوم کی بدحالی۔ آپ اسے جو چاہیں کہیں مگر یہ اسلام کا چہرہ نہیں ہے۔ ارباب سیاست واقتدار جتنے چاہیں اپنے چہروں پر چہرے سجائیں۔ اسلام کو نئے چہرے کی ضرورت نہیں۔ چودہ سو سال پہلے والا اسلام جس میں مردوں کے چہرے پر داڑھیاں اور عورتوں کے چہرے پر نقاب ہیں یہی روشن اسلام ہے۔ باقی تمام بوالہوسی ہے۔ کسی کے دل میں اگر تاریکی اور آنکھوں پر دنیا کی ہوس کا پردہ پڑا ہوا ہے تو اس میں سورج کی روشنی اور اسلام کے نور پر الزام کیوں؟۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ترجمہ:...... ''مگر کچھ آنکھیں ہیں جو دیکھتی تو ہیں۔ لیکن ان کے سینوں میں جو دل ہیں اندھے ہوچکے ہیں۔'' (سورۃ الحج آیت نمبر 46)

اسلام کو پسماندہ اور پرانا کہنے والو! روشن خیالی کے دعویدارو! اللہ رب العزت کی یہ زمین بہت پرانی ہے۔ اس کے سینے سے پیدا ہونے والی سبزیوں' خوبصورت پھولوں اور لذیذ پھلوں کا استعمال ترک کردو۔ کیونکہ زمین بہت پرانی ہوچکی ہے۔ مشرق سے روزانہ طلوع ہونے والا سورج بھی لاکھوں سال پرانا ہے۔ اس سے روشنی لینا بھی چھوڑ دو۔ تم! خدا کی کائنات سے نکل جاؤ۔ اندھیروں میں چلے جاؤ۔ اسلام کے رب کریم نے تمہیں جو عقل عطا کی تھی تم نے خود اس پر ہوس پرستی' ضد اور تعصب کے سیاہ پردے ڈال لئے ہیں۔ تمہاری روحیں اپاہج اور دل اندھے ہوچکے ہیں۔ قدیم اسلام اور اصل اسلام کو تم اپنی شوریدہ سری اور آلودہ فکری کا مکروہ لباس پہناؤ گے؟۔ تف ہے تم پر اور تمہاری گمراہی پر۔...... (بشکریہ! پندرہ روزہ المنبر ...... فیصل آباد)

صاحبزادہ طارق محمود

نبی کی پہچان!

”نزل علیک الکتاب بالحق مصدقالما بین یدیه وانزل التوراة والانجیل ۰ سورت آل عمران:۳“ ترجمہ:......”اس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی جو حق وصداقت پر مشتمل ہے۔وہ کتاب ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے نازل ہوچکی ہیں اور اس نے تورات اور انجیل کو اس کتاب سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے نازل کیا تھا۔“

نبی اور غیر نبی کا فرق

نبی اور غیر نبی میں کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ نبی کی پہچان کیا ہے؟ نبی اور غیر نبی میں فرق فقط وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ منصب رسالت پر فائز اپنے برگزیدہ بندے سے جو کلام کرتا ہے شریعت کی زبان میں اسے وحی کہا جاتا ہے۔ اس وحی الٰہی کا نام نبوت ہے۔ وحی اللہ تعالیٰ کا ایسا انعام ہے جو پیغمبر کو تمام انسانوں پر ممتاز اور منفرد بنا دیتا ہے۔ یہ شرف اور فضیلت صرف نبی کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ جبکہ عام انسان اس نعمت سے محروم ہے۔ یہ اعزاز صرف انبیاء کے لئے مخصوص ہے کہ مالک کائنات ان سے مخاطب ہو کر کلام کرتا ہے۔ کسی مقبول بندے سے اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

”وماکان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا اومن ورآی حجاب اویرسل رسولا ۰ سورة شوریٰ:۵۱“ ترجمہ:......”اور کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے کلام کرے۔ الا یہ کہ الہام کے ذریعے سے یا پردے کے پیچھے یا کسی رسول کو بھیج دے۔“

پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندے (پیغمبر) کے دل پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام صورت معنی کے ہوتا ہے۔ جنہیں وہ الفاظ کا جامہ پہنا کر اپنی زبان سے ادا کرتا ہے اور اسے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اس صورت میں زبان نبی کی ہوتی ہے اور کلام اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے سے براہ راست ہم کلام ہوتا ہے۔ اسے قرآن میں:”او من ورآی حجاب ۰“ کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی کلام کرنے والی ذات اقدس پردہ حجاب میں ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ محبوب بندہ اس کے شرف ہم کلامی سے اس طرح لطف اندوز ہوتا ہے جیسے کوہ طور پر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دکھائی دیئے بغیر براہ راست ہم کلام ہوا کرتے تھے۔ تیسری صورت اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی یہ ہوتی ہے کہ وہ فرشتے کو اپنا کلام دے کر اس کی طرف

بھیجتا ہے جو اس کے دل پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل کرتا ہے۔

’’نزل به الروح الامين ۰ علىٰ قلبك لتكون من المنذرين ۰ سورة شعراء : ۱۹۳٬۱۹٤ ‘‘ترجمہ:......’’اسے لے کر روح الامین نے تمہارے دل پر اتارا۔تا کہ تم ڈرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔‘‘

امانت دار فرشتہ

دیکھئے یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ پروردگار عالم نے وحی لانے والے فرشتے کو امین قرار دیا ہے۔تا کہ یہ شبہ دور ہو جائے کہ وہ فرشتہ وحی لانے میں خیانت کرتا ہے اور وحی وہیں پہنچاتا ہے جہاں کا اسے حکم دیا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ صفائی پیش کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ؟۔وحی کی پہلی دو صورتوں میں اللہ تعالیٰ بشر سے ہم کلام ہوتا ہے۔لہٰذا اس کلام میں خیانت کا احتمال نہیں ہو سکتا۔وحی کی تیسری قسم براہ راست نہ تھی۔بلکہ فرشتے کی معرفت تھی۔اس لئے جہاں شک وشبہ کے پیدا ہونے کا امکان تھا۔وہاں اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو دور کر دیا کہ فرشتہ امین ہے۔اس لئے جو امانت اس کے سپرد کی گئی ہے وہ اس میں خیانت کرنے والا نہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات ﷺ پر بھیجے جانے والے کلام کی تائید بھی فرمائی اور اس کی حفاظت کا وعدہ بھی کیا۔

’’انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ۰ سورة حجر:۹ ‘‘ترجمہ:......’’ہم نے یہ کلام نازل کیا اور اب ہم خود اس کی حفاظت کریں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ہر صورت میں اللہ کا کلام مطلق وحی کہلاتا ہے۔یہی نبوت ہے۔پس ثابت ہوا کہ نبی اور غیر نبی کا امتیاز وحی الٰہی ہے۔اس فرق کو قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے:

’’قل انما انا بشر مثلكم يوحىٰ الي ۰ سورة خم سجده:٦ ‘‘ترجمہ:......’’کہہ دیجئے میں تمہارے جیسا آدمی ہوں۔فرق صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔‘‘

نبی کی پہچان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کا مقام واضح کیا ہے۔تا کہ انسانی سوچ کی اصلاح ہو سکے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ نبی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے۔کیونکہ بظاہر نبی کی معاشرتی وسماجی زندگی نفس بشریت کے مطابق ہوتی ہے۔لیکن نبی اللہ تعالیٰ کا ایسا پاک بندہ اور اعلیٰ انسان ہوتا ہے جس سے مالک کائنات ہم کلام ہوتے ہیں۔ یہاں یہی نکتہ سمجھایا جا رہا ہے کہ اے میرے محبوب انسانوں سے کہہ دیجئے کہ نفس بشریت میں گو میں تم جیسا ہوں۔ لیکن میرا اعزاز واکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور تم اس انعام سے محروم ہو۔معلوم ہوا کہ نبی اور غیر نبی کا امتیاز فرق وحی الٰہی ہے اور اسی کا نام نبوت ہے۔اب مسئلہ یہ ہے کہ نبی کی پہچان کیا ہے؟۔وحی کے ملنے سے

نبوت عطا ہوتی ہے۔ نبوت اور وحی کی تصدیق کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو معجزات عطا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ لوگوں کو اپنی نبوت ورسالت کے لئے قائل کرسکیں۔ نبی کا وہ فعل جو انسانوں کی عقل کو عاجز کردے معجزہ کہلاتا ہے۔ دنیا میں جتنے انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے وہ صاحب وحی اور صاحب معجزہ تھے۔ یہی نبی کی پہچان ہے۔

قرآن اور ختم نبوت

قرآن مجید رشد وہدایت کی ایسی دستاویز ہے جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ اس الہامی سند میں ختم نبوت کا عقیدہ بھی بڑے واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نور ہدایت ہے جو شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آغاز ہی میں کہہ دیا گیا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ اگر قرآن مجید سارا نازل نہ ہوتا تو پہلے پارے کا پہلا رکوع ہی انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے کافی تھا۔ ایمان' زکوٰۃ' اعمال صالح' قیامت اور جزاوسزا کا اس میں ذکر ہے۔ گویا پہلے پارے کے پہلے رکوع میں سارے دین کا خلاصہ اور نچوڑ موجود ہے۔ حسن اتفاق کہ پہلے پارے کے آغاز میں ہی ختم نبوت کے فلسفے کا ایک نمایاں پہلو بھی بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:

’’والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک ۰ سورۃ بقرہ:۴ ‘‘ترجمہ:...... ’’ایمان لائے ہر اس شے پر جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی اور ہر اس شے پر جو آپ ﷺ سے قبل نازل کی گئی۔‘‘

یہاں اہل ایمان کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ ایمان والے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ اس وحی پر جو حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوئی اور آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر نازل ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وحی دو طرح کی ہے:

☆...... ایک وہ وحی جو سرکار دوعالم ﷺ پر اتری۔

☆...... دوسری وہ وحی جو آقائے نامدار ﷺ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام پر اتری۔

وحی ایمان ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ جن دو طرح کی وحیوں کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے بحیثیت مسلمان ہمارا ان کو ماننا اور ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ آیت بتاتی ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ پر نازل شدہ وحی کو ماننا ایمان ہے۔ اس کو نہ ماننا کفر ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل شدہ وحی کو ماننا بھی ایمان ہے اور اس سے انکار کفر ہے۔ اگر جناب رسالت مآب ﷺ کے بعد کسی وحی کا نزول ممکن ہوتا یا حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی چیز لائق ایمان ہوتی تو ظاہر ہے کہ اس کا ماننا ایمان ہوتا اور انکار کفر ہوتا۔ لیکن ایمان لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صرف دو طرح کی وحیوں کو شرط ٹھہرایا ہے۔ کسی تیسری وحی کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ملتا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ دو وحیوں کا ذریعہ کرکے کہہ سکتے تھے کہ:’’ وما انزل من بعدک ۰ ‘‘اور ہر اس شے پر جو آپ ﷺ کے بعد نازل ہوگی۔ وحی بھیجنے والی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ہے جو سرکار دوعالم ﷺ کے بعد کسی وحی کا ذکر نہیں کرتی۔

معلوم ہوا کہ ایمان کے قابل صرف وہ وحی جو محبوب کائناتﷺ اور پہلے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل ہوئی۔ مزید کسی وحی کے آنے کا نہ امکان ہے اور نہ احتمال ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کا اعلان ہے۔ دین کے طالب علم کی حیثیت سے یہاں ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ ہمیشہ قاعدہ کلیہ یہ رہا ہے کہ پہلی چیز کا ذکر پہلے اور بعد کی چیز کا ذکر بعد میں کیا جاتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آیات قرآنی میں پہلے نازل شدہ وحی کا ذکر پہلے ہوتا اور تاجدار ختم نبوتﷺ پر اترنے والی وحی کا ذکر بعد میں ہوتا۔ لیکن قرآن مجید میں ترتیب بدل گئی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوبﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر پہلے کیا۔ حالانکہ آپﷺ پر وحی سب سے آخر میں اتری۔ سرکار دو عالمﷺ کی ذات اقدس اور وحی کا ذکر پہلے اور سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے وحی کا ذکر بعد میں کئے جانے میں ختم نبوت کے فلسفہ کا ایک نمایاں پہلو موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ امام الانبیاﷺ کی وحی کا ذکر پہلے کر کے آپﷺ کی شان' عظمت' فضیلت اور رتبہ کو اجاگر کر رہے ہیں۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ فخر کائناتﷺ ایسے خاتم الرسل ہیں کہ آپﷺ کی وحی بعد میں نازل ہوئی اور آپﷺ بے شک سب کے بعد تشریف لائے۔ لیکن مقام ومرتبہ کا تقاضا یہ ہے کہ جن پر نبوت ورسالت کی انتہا ہوگئی جن کے بعد وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا۔ اس محبوب دو عالمﷺ کا ذکر پہلے کیا جائے اور وہ انبیائے کرام علیہم السلام جو پہلے گزرے ہیں ان کا ذکر بعد میں کیا جائے۔ قرآن مجید میں ختم نبوت کا یہ فلسفہ انسانوں کو دعوت فکر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف دو وحیوں کا ذکر کیا اور ان تمام وحیوں میں سب سے اہم اور منفرد وحی کا ذکر پہلے کیا۔ اس لئے کہ اس وحی کے صدقے پہلی وحیاں نازل ہوئیں اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار پایا۔ جس طرح قرآن مجید دو طرح کی وحیوں کا ذکر کرتا ہے اسی طرح قرآن مجید نے دو طرح کی کتابوں کے بارے میں بتایا ہے کہ:

”یاایها الذین آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتاب الذی نزل علی رسوله والكتاب الذی انزل من قبل ۰ سورة النساء:۱۳۶ “ترجمہ:......”اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسولﷺ پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسولﷺ پر نازل کی ہے اور ان کتابوں پر جو پہلے نازل فرمائی تھیں ایمان لاؤ۔

پس معلوم ہوا کہ کتابیں دو طرح کی نازل ہوئیں:

☆...... ایک وہ کتاب جو آقائے نامدارﷺ پر نازل ہوئی۔

☆...... دوسری وہ کتابیں جو آپﷺ سے پہلے نازل ہوئیں۔

انہی دو قسم کی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر سرکار دو عالمﷺ کے بعد کسی اور کتاب کے آنے کا امکان ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے جہاں حضور اکرمﷺ کی کتاب اور آپﷺ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی

کتابوں کا ذکر کیا ہے وہاں بعد میں آنے والی کتاب کا ذکر بھی کر دیتے۔ جس طرح وحی صرف دو طرح کی لائق ایمان ہے اسی طرح وہ کتابیں قابل ایمان ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ اگر حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی کتاب ہدایت کا نزول ہونا تھا تو وہ یقیناً ایمان کا حصہ ہوتی۔ لیکن سارے قرآن میں ایسا کوئی حکم یا اشارہ تک نہیں ملتا جس میں متوقع کتاب کی آمد کا ذکر ہو۔ اس لئے وہ لائق ایمان نہیں۔ صرف انہی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا پروردگار نے حکم دیا ہے۔

نزول وحی کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے جو اسلوب' ترتیب اور انداز اختیار کیا ہے کتاب کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے وہی انداز اختیار کیا ہے۔ جیسے مذکورہ بالا آیت ہے:

☆...... آخری رسول ﷺ کی کتاب (قرآن) کا ذکر پہلے۔

☆...... اور پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی کتب کا ذکر بعد میں کیا گیا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی کتابوں کا ذکر پہلے ہوتا اور حضور اکرم ﷺ کی کتاب کا ذکر بعد میں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی نسبت کے پیش نظر قرآن مجید کا ذکر پہلے کیا۔ حالانکہ وہ سب سے آخر میں نازل ہوا اور ان کتابوں کا ذکر بعد میں کیا جو حضور اقدس ﷺ سے پہلے نازل ہوئیں۔ چونکہ سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب بھی آخری کتاب ہے۔ اس لئے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر رحمت دو عالم ﷺ کی وحی اور کتاب کا ذکر پہلے کیا گیا اور ان تمام پہلے پیغمبروں کی وحیوں اور کتابوں کا ذکر بعد میں کیا گیا جنہیں سرتاج ﷺ کے صدقے دنیا میں وحی' کتاب' شریعت اور منصب و مرتبہ عطا ہوا۔

قرآن کتاب مصدق

قرآن مجید سے قبل جتنی آسمانی کتابیں اور وحی نازل ہوئی ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام برحق ہیں۔ ان کی کتابیں اور ان پر نازل ہونے والی وحی برحق ہے۔ قرآن مجید سے قبل انسانوں کی ہدایت کے لئے جتنی کتابیں نازل ہوئیں وہ اپنی حقیقی شکل سے محروم ہو گئیں۔ کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان میں ردوبدل اور ترمیم و اضافہ کیا جاتا رہا۔ لوگوں نے اپنی مرضی سے لفظی معنوی تحریف کر کے تعلیمات کا حلیہ بگاڑ دیا۔ انسانی فطرت نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی ہدایت (وحی وکتاب) کا ایسا حشر کیا کہ پڑھنے والوں کو ان کی صداقت وحقانیت پر شبہ ہونے لگا کہ کیا یہ واقعی الہامی کتابیں ہیں؟۔ یہ تعلیم اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہے؟۔ یہ وحی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہے؟۔ اب حق تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحی اور کتابوں کی تصدیق کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ قرآن مجید نازل ہوا تو اس نے سابقہ کتب آسمانی کی صداقت

وحقانیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

’’نزل علیك الکتاب بالحق مصدقالما بین یدیه وانزل التوراة والانجیل ۰ سورۃ آل عمران:۳ ‘‘ترجمہ:...... ’’اس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی جو حق وصداقت پر مشتمل ہے۔وہ کتاب ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور اس نے تورات اور انجیل کو اس کتاب سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے نازل کیا تھا۔‘‘

معلوم ہوا کہ قرآن مجید خود وحی ہے اور سابقہ وحیوں کی تصدیق کرتا ہے۔خود کتاب ہے اور پہلی ان تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو انسانوں کی فلاح ونجات اور رشد وہدایت کے لئے نازل ہوئیں تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

’’ولما جآء ھم کتاب من عند اللہ مصدق لما معھم ۰ سورۃ بقرہ:۸۹ ‘‘ترجمہ:...... ’’اور جب ان کو ایک ایسی کتاب پہنچی (یعنی قرآن مجید) جو منجانب اللہ ہے (اور) اس کی (بھی) تصدیق کرنے والی ہے جو پہلے سے ان کے پاس (یعنی تورات)‘‘

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے فرمان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو شان مصدق (تصدیق کرنے والا) عطا فرمائی گئی۔قرآن مجید خدا تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اسے اس شان وشوکت سے نازل کیا گیا کہ اس کی تائید سے سب کتابوں کا برحق ہونا ثابت ہوا اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار پایا۔تمام آسمانی کتابوں میں سے یہ اعزاز صرف قرآن مجید کو ہی حاصل ہے کہ اسے صرف کتاب ہی نہیں بلکہ کتاب مصدق بنا کر نازل کیا گیا۔اس لئے اب ضروری ہو گیا کہ ہر وحی اور ہر کتاب کی اصلیت وحقیقت کو جاننے کے لئے قرآن مجید کی طرف رجوع کیا جائے اور اس سے رہنمائی حاصل کی جائے۔نتیجہ یہ نکلا کہ وحی وہی پاس ہوگی جس کی تصدیق قرآن مجید کرے گا۔کتاب وہی لائق ایمان ہوگی جس کی تصدیق قرآن مجید کرے گا۔تعلیم وہی تسلیم کی جائے گی جس کی تصدیق قرآن مجید کرے گا۔پیغام وہی مانا جائے گا جس کی تصدیق قرآن مجید کرے گا۔ہدایت وہی قابل ایمان ہوگی جس کی تصدیق قرآن مجید کرے گا۔قرآن مجید معلومات کا خزانہ ہے۔ہر وہ چیز جس کی تصدیق وتائید قرآن مجید کرے گا قابل ایمان ہوگی جس چیز کا ذکر قرآن مجید نہیں کرتا وہ قابل قبول نہیں۔قرآن مجید نے اپنی شان مصدقیت کے اعتبار سے صرف دو طرح کی وحیوں‘ کتابوں‘ تعلیمات اور ہدایات کی تصدیق کی ہے۔ اگر کوئی تیسری چیز لائق ایمان ہوگی تو قرآن اپنی حیثیت کے مطابق ضرور بولتا۔لیکن یہاں قرآن مجید کی خاموشی ہمیں خبردار کرتی ہے کہ وہ وحی اور پیغام لائق ایمان نہیں جس کی تصدیق قرآن مجید نہیں کرتا۔لہذا قرآن مجید خود اپنی وحی اور سابقہ انبیاء کی وحیوں پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔لیکن کسی آنے والی وحی کی نہ تصدیق کرتا ہے اور نہ تائید کرتا ہے اور نہ ہی اس کا ذکر کرتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نبی مصدق

ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضور ﷺ تمام نبیوں میں افضل واعلیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب بھی آخری کتاب ہے۔ جس طرح اللہ رب العزت نے رحمت دو عالم ﷺ کو منفرد رتبہ ومقام عطا فرمایا اسی طرح آپ ﷺ کو کتاب بھی منفرد عطا فرمائی۔ میں تفصیلاً بتا چکا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ کی کتاب قرآن مجید کو تمام کتابوں میں اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہے۔ تمام کتابیں قرآن مجید کی مرہون منت ہیں۔ کیونکہ قرآن نازل ہوا تو ان کی تصدیق ہوئی۔ اسی طرح شہنشاہ کونین ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے تمام پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی تصدیق کی۔ معلوم ہوا کہ ساری کتب سماوی میں جو مقام قرآن مجید کا ہے تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں وہی مقام رحمت دو عالم ﷺ کا ہے۔

☆ ...... قرآن مجید مصدق بنا تو تمام پہلی کتابوں کی تصدیق ہوگئی اور وہ لائق ایمان ٹھہریں۔

☆ ...... فخر دو عالم ﷺ مصدق انبیائے کرام علیہم السلام بنے تو تمام پہلے نبیوں کی تصدیق ہوگئی۔ ان کی نبوتیں اور رسالتیں لائق ایمان ٹھہریں۔ خلاصہ یہ کہ قرآن مجید بھی مصدق صاحب قران بھی مصدق۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

’’واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیناکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ ۰ سورة آل عمران:۸۱ ‘‘ترجمہ:......’’وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں تم کو دنیا میں کتاب وحکمت دوں اور پھر تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کتاب کی جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہو تصدیق کرنے والا ہو اس پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔‘‘

میثاق انبیائے کرام علیہم السلام دلیل ختم نبوت

عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں کو جمع کیا اور ان سے عہد لیا کہ دنیا میں تمہیں نبوت‘ کتاب اور حکمت دوں گا۔ تم سب کے بعد میرا ایک رسول ﷺ آئے گا جو کچھ دنیا میں تمہیں دیا جائے گا وہ اس کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی مدد (خدمت) کرنا ہوگی۔ نبیوں کی ارواح کے اس اجتماع کو ’’میثاق انبیاء‘‘ کا نام دیا گیا۔ اس اجتماع میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر موجود تھے۔ جنہیں دنیا میں منصب رسالت پر فائز کیا جانا تھا اور انہیں کتاب وحکمت اور رشد وہدایت کے خزانوں سے مالا مال کیا جانا تھا۔ لہٰذا حقیقی نبی کی پہچان کا یہ پیمانہ مقرر ہوا کہ ہر وہ نبی جو اس میثاق میں موجود تھا صرف اسی کی نبوت ورسالت مانی جائے گی۔ میثاق انبیاء کا یہ فقید المثال مظاہرہ

جناب رسالت مآب ﷺ کی ختم نبوت کی شاندار دلیل ہے۔ اس میثاق کے تین واضح مقصد تھے۔

☆...... تمام ارواح انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنے محبوب ﷺ کا تعارف کروانا۔

☆...... تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں کو کو یہ باور کروانا کہ انہیں شہنشاہ کونین ﷺ کے صدقے اور طفیل دنیا میں نبوت' کتاب اور حکمت ملے گی۔

☆...... اور یہ کہ میرا پیغمبر ذیشان ﷺ نبی مصدق ہوگا۔

میثاق انبیائے کرام علیہم السلام میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مبعوث کئے جانے والے تمام نبیوں سے یہ عہد لیا کہ:

''لما آتیناکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول ، '' ترجمہ:...... ''تمہیں دنیا میں کتاب وحکمت دی جائے گی۔ پھر آئے گا تمہارے ہاں رسول ﷺ''

اس آیت کریمہ میں ''ثم جاء کم رسول '' کے الفاظ ختم نبوت کے فلسفہ کو اجاگر کر رہے ہیں۔ عربی زبان میں ثم بعدیت کے لئے۔ یعنی سب کے آخر میں آنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پس آیت سے معلوم ہوا کہ یہاں سب سے آخر میں اور سب کے بعد آنے والے پیغمبر محمد ﷺ ہیں۔ پروردگار عالم نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ ''مصدق لما معکم '' شان مصدقیت عطا فرما کر رسول عربی ﷺ کے نبی آخر الزماں ہونے کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کو مصدق انبیائے کرام علیہم السلام بنا کر ثابت کر دیا کہ میثاق انبیائے کرام علیہم السلام میں شامل سبھی نبیوں کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والی ذات حبیب کبریا ﷺ کی ہے۔ جس نبوت' رسالت' الہام' وحی' تعلیم' پیغام' ہدایت' کتاب اور صحیفے پر حضور ﷺ کی مہر تصدیق لگی ہوگی وہ قابل قبول اور لائق ایمان ہے۔ البتہ جس کی تصدیق حضور ﷺ نے نہیں فرمائی وہ قابل قبول ہے اور نہ لائق ایمان۔ بلکہ وہ جھوٹ' فریب اور دغا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے جھوٹے کی تمیز عطا فرمائیں اور دین حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

شیزان جوس میں ہیپاٹائٹس اور کینسر پھیلانے کے اجزا پائے جاتے ہیں

وہاڑی (نامہ نگار) ڈسٹرکٹ منسٹری انسپکٹر کے چھاپے' نمونے کے لئے بھیجا گیا شیزان جوس انسانی صحت کے لئے مضر پایا گیا۔ جس پر مقدمہ درج کروادیا گیا ہے۔ تفصیل کے مطابق ڈسٹرکٹ منسٹری انسپکٹر چوہدری ذوالفقار علی نے اپنے عملے کے ہمراہ 437 ای بی میں شیزان انٹرنیشنل کے ڈسٹری بیوٹرز عبدالکریم جٹ کے گودام پر ریڈ کیا تو گودام میں 325 کریٹ شیزان جوس موجود تھا۔ جس کے سیمپل لے کر تجزیہ کے لئے ملتان لیبارٹری میں بھجوائے گئے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق اس جوس میں فالتو مقدار میں فنگس اور سیڈی فش پائے گئے۔ جو کہ انسانی صحت کے لئے سخت نقصان دہ اجزا ہیں اور اس جوس کے ذریعے ہیپاٹائٹس اور کینسر جیسی خطرناک بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے۔ ایسے عناصر انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ پولیس نے پیور فوڈ رولز کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان 3 جولائی 2005ء)

ترتیب الحاج عبدالقیوم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تاج و تخت ختم نبوت کے ڈاکو!

ہمارے واجب الاحترام حضرت حاجی عبدالقیوم ملتانی ثم مدنی صاحب حال بزرگ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام سے دلی لگاؤ عشق کی حد تک ہے۔ عرصہ پچیس سال سے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر ہیں۔ زیرنظر مضمون حضرت حاجی صاحب کی محنت کا نتیجہ ہے۔ آپ نے منتشر و متنوع مواد کو اکٹھا کر کے نئی ترتیب سے مرتب کیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ان کی محنت سے پوری امت کو بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

متحدہ پنجاب

تقسیم سے قبل ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ اس کا یہ دعویٰ آنحضرت ﷺ کے منصب نبوت سے صریح بغاوت تھی۔ جس کا امت کے سرکردہ حضرات نے اپنے اپنے دور میں کامیاب نوٹس لیا۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ... حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ... حضرت مولانا سید جماعت علی شاہؒ... حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ... حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ... حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ... حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ... حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ... حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ... پیران تونسہ شریفؒ... پیران سیال شریفؒ... حضرت مولانا علی الحائریؒ... حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ... حضرت مولانا مفتی محمودؒ... حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ... جناب سر محمد اقبالؒ... حضرت مولانا ظفر علی خانؒ... جناب آغا شورش کاشمیریؒ... حضرت مولانا ابوالحسناتؒ... جناب حافظ کفایت حسین... حضرت مولانا داؤد غزنویؒ... ایسے ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں اور امت کے درخشندہ ستاروں کو قدرت نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے منتخب فرمایا۔

تحریک ختم نبوت 1953ء

تقسیم کے بعد پاکستان میں قادیانی فتنہ منظم ہوا۔ اقتدار پر قبضہ کے منصوبے بنائے۔ بلوچستان کے صوبہ کو ''احمدی سٹیٹ'' بنانے کا اعلان کیا۔ امت محمدیہ کو یکسر کافر قرار دے کر اپنے آپ کو حقیقی مسلمان کہا گیا۔ جس کے نتیجہ میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے امت محمدیہ کے تمام مکتب فکر کو ایک سٹیج پر جمع کیا۔ حضرت مولانا ابوالحسناتؒ مجلس عمل کے سربراہ قرار پائے۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت چلی۔ امت

محمدیہ کے جیالوں نے دیوانہ وار قربانی دے کر قرون اولیٰ کے ایثار اور قربانی کی یاد تازہ کردی۔ دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ ایک لاکھ مسلمان گرفتار کئے گئے اور دس لاکھ مسلمان اس تحریک سے متاثر ہوئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ... خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ...مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ... مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ... فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ... شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ... یکے بعد دیگرے مجلس کے امیر رہے۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے اور اس کا بار امانت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں اور پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ صدر نشین خانقاہ سید احمد شہیدؒ لاہور کے کندھوں پر ہے۔

صدر ایوب خان اور نواب آف کالاباغ کے ملٹری سیکرٹری ایک وقت میں قادیانی تھے۔ حتیٰ کہ ائیرفورس کا سربراہ قادیانی ظفر چوہدری بنا۔ اس نے چن چن کر باصلاحیت مسلمان فوجیوں کو پیچھے دھکیلا اور قادیانیوں کو آگے لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ سترہ جرنیل قادیانی تھے۔ جن میں جنرل عبدالعلی' جنرل حمید اور اختر ملک خصوصیت سے رسوائے زمانہ قادیانی تھے۔

تحریک ختم نبوت 1974ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت کے تمام طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عنوان سے آل پارٹیز جماعت کی تشکیل کی۔ عالمی مجلس کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مرکزی مجلس عمل کے صدر اور حضرت مولانا سید محمود رضویؒ جنرل سیکرٹری قرار پائے۔ نوابزادہ نصر اللہ خانؒ کا وجود تحریک میں دماغ کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت مولانا تاج محمودؒ... حضرت مولانا عبدالستار خان نیازیؒ... حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ دست و بازو تھے۔

برطانیہ کے دارالحکومت لندن کے قریب ملکہ بھوپال کی تعمیر کردہ مسجد ووکنگ پر ان کا پون صدی سے قبضہ تھا۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے دورہ برطانیہ کے دوران میں وہ آپ کی مجاہدانہ کاوشوں سے نہ صرف مسلمانوں کو ملی۔ بلکہ وہاں کا قادیانی امام مسلمان ہوا۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کی مجاہدانہ یلغار سے قادیانی ٹولے پر اوس پڑگئی۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا معروف قول کہ اگر قادیانی چاند پر بھی گئے تو عالمی مجلس کے خدام وہاں بھی اپنا دفتر قائم کریں گے۔ جناب عبدالرحمٰن باوا اور حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے بنگلہ دیش' تھائی لینڈ' ملائشیا' سنگاپور' انڈونیشیا' برما' بھارت' نیپال' متحدہ عرب امارات' سعودی عرب' کینیا' جنوبی افریقہ' فرانس' ماریشیش' برطانیہ' ڈنمارک' سویڈن' ناروے' کینیڈا اور چین کا دورہ کیا۔ بعض اسفار میں ان کو حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد

صاحب مدظلہ اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور حضرت اقدس مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کی قیادت وسرپرستی کا شرف حاصل رہا ہے۔

بیرونی دنیا

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کوئی ایسا براعظم نہیں ہے جہاں عالمی مجلس کا کام نہ ہو رہا ہو۔ یورپ ' ایشیا' جنوبی امریکہ' شمالی امریکہ' جنوبی افریقہ' آسٹریلیا' گویا چار دانگ عالم میں آپ ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا عالمی مجلس کو شرف حاصل ہے۔ برطانیہ' کینیڈا اور ڈنمارک میں عالمی ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کی اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس کو توفیق بخشی۔

چناب نگر (سابقہ ربوہ) پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز تھا۔ 1974ء سے پہلے قادیانی جماعت کی اجازت کے بغیر کسی کو وہاں دم مارنے کی اجازت نہ تھی۔ 1974ء کے بعد وہاں مسلمانوں کو داخلہ کی اجازت ملی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو قدرت نے اس شرف سے بھی نوازا کہ اس وقت یہاں عالمی مجلس کے زیر اہتمام جامع مسجد تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی' جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن' دارالضیوف' دفاتر' رہائش گاہیں' دو دینی مدرسے' شعبہ للبنات' بخاری لائبریری' نماز پنجگانہ' جمعہ وعیدین 1975ء سے باضابطہ شروع ہیں۔ ان اداروں کی برکت سے الحمدللہ! کئی قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ ہر سال یہاں پر عظیم الشان آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ ہر سال ردقادیانیت وعیسائیت کورس ہوتا ہے۔ امسال بھی الحمدللہ 5 شعبان المعظم تا 25 شعبان المعظم کو ردقادیانیت وعیسائیت کورس منعقد ہو رہا ہے۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر (سابقہ ربوہ) 29/30 ستمبر 2005ء کو منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

مقدمات کی پیروی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے سے پہلے پاکستان میں نکاح' طلاق اور وراثت وغیرہ کے مقدمات میں مسلمانوں کی قانونی امداد کرتی تھی۔ حضرت مولانا محمد اسلم قریشی نے جب ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کیا یا غازی حاجی مانکؒ نے ایک قادیانی کو جہنم رسید کیا ایسے مقدمات کی مجلس نے نہ صرف پیروی کی۔ بلکہ ان مسلمان گھرانوں میں ماہانہ معقول وظیفہ کا بھی اہتمام کیا۔ اس وقت بھی درجن بھر ایسے مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں جن کی عالمی مجلس پیروی کر رہی ہے۔ ان کے تمام اخراجات مرکز کے بیت المال سے ادا کیے جاتے ہیں۔

لندن میں دفتر کی خریداری

اس سلسلہ میں اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک

عظیم الشان مرکز قائم کیا جائے جو مغربی ممالک میں قادیانیوں کے خلاف اسلام کے ایک مضبوط قلعہ کا کام دے۔ الحمدللہ! ایک بہترین اور پرشکوہ عمارت جو آٹھ ہزار چھ سو مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ یہ عمارت پہلے چرچ کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ اب اس میں عالمی مجلس نے مسجد مدرسہ دفتر اور لائبریری قائم کی ہے۔

کامیابی کا راز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام کارکنوں اور اکابر کی نظر ہمیشہ وسائل کی بجائے اللہ رب العزت کی رحمت پر رہی۔

قومی اسمبلی اور قادیانی مسئلہ

اس وقت اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے۔ ان دنوں قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ انہوں نے سانحہ ربوہ پر غور اور قادیانی مسئلہ پر سفارشات مرتب کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا اور سرکاری طور پر بل وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا۔ سپیکر قومی اسمبلی جناب صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں معزز ایوان اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے اپنے محضر نامے پیش کئے۔ قادیانی گروپ کے محضر نامے کے جواب میں ''ملت اسلامیہ کا موقف'' نامی محضر نامہ تیار کیا گیا۔

حزب اختلاف کی تاریخی قرارداد

جناب سپیکر قومی اسمبلی پاکستان!...... محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان' بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں' اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کچھ جھلکیاں

نیشنل اسمبلی آف پاکستان کے پورے ایوان کی سپیشل کمیٹی کی کاروائی بروز پیر 5 اگست 1974ء اسمبلی کے چیمبر' سٹیٹ بینک بلڈنگ اسلام آباد میں صبح دس بجے وقوع پذیر ہوئی۔ سپیکر نیشنل اسمبلی جناب صاحبزادہ فاروق

علی خان بحیثیت چیئر مین تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد (وفد کو بلایا گیا اور مرزا ناصر پر جرح شروع ہوئی)

مرزا ناصر : میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جو کہوں گا ایمان سے سچ کہوں گا۔

اٹارنی جنرل: اپنا تعارف کرا دیں۔

مرزا ناصر : میں نے سنا ہے کہ میں 16 نومبر 1909ء کو پیدا ہوا تھا۔ 1938ء میں میں نے پی ایچ ڈی کیا۔ 1944ء سے 1965ء تک تعلیم الاسلام کالج قادیان و ربوہ کا پرنسپل رہا۔ نومبر 1965ء میں جماعت احمدیہ نے انتخاب کے ذریعے مجھے اپنا امام منتخب کیا۔

اٹارنی جنرل: اب آپ مرزا قادیانی کے جانشین ہیں؟۔

مرزا ناصر : جی ہاں!

اٹارنی جنرل: آپ امیر المومنین بھی ہیں؟۔

مرزا ناصر : ہاں! ہاں! وہ بھی مجھے کہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: بلکہ امام خلیفۃ المسلمین، خلیفۃ المسیح، امیر المومنین۔ یہ سب آپ کے مراتب ہیں؟۔

مرزا ناصر : مختلف لوگ آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ اصل میں خلیفۃ المسیح الثالث! یعنی مسیح موعود کا تیسرا خلیفہ۔

اٹارنی جنرل: یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ مسیح موعود ہونے کے تمام انبیاء و اولیاء سے افضل ہے۔ سب سے برتر ہے؟۔

مرزا ناصر : آپ نتیجہ پکڑ لیتے ہیں۔ (قہقہہ)

اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ حضور علیہ السلام کے سوا تمام سے افضل۔ مگر آپ لوگوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی حضور علیہ السلام سے بھی افضل ہیں۔ آپ کی قادیانی جماعت کے اشعار ہیں کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار البدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء)

مرزا ناصر : مگر ان کی تو تردید کر دی گئی تھی۔

اٹارنی جنرل: لیجئے مرزا قادیانی نے تو کہا کہ تم نے تو خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ تمہارا ورد صرف حسین

ہے بس۔ یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔

(اعجاز احمدی ص 82 'روحانی خزائن ص 194 ج 19)

مرزا ناصر: ہاں لکھا ہے مگر شرک کی تردید میں۔

اٹارنی جنرل: یہ مرزا قادیانی کی کتاب ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ (کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن ص 103 ج 13)

اٹارنی جنرل: سب سے ہٹ کر۔ چلو یہ ایک غلطی کا ازالہ مرزا قادیانی کا کتابچہ ہے۔ اس میں ہے کہ: ''میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص 6 مندرجہ روحانی خزائن ص 210 ج 18) یہ صحیح ہے؟۔

مرزا ناصر: عبارت کی تصدیق کرتا ہوں۔ صحیح ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ کے اخبارات میں ہجری سن کے ساتھ آپ کے کسی سال کا ذکر آتا ہے۔ (مرزائیوں کے بارہ مہینوں کے نام: صلح' تبلیغ' امان' شہادت' ہجرت' احسان' وفا' ظہور' تبوک' اخاء' نبوت' فتح) یہ کیا ہے؟۔

مرزا ناصر: ہجری کیلنڈر ہے۔ افغانستان میں ایک کیلنڈر رائج ہے۔

اٹارنی جنرل: انصاری صاحب! آپ پڑھ دیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری: یہ ضمیمہ رسالہ درود شریف کا ص 144 ہے اور وہ (قادیانی) صبح کی نماز میں التزام کے ساتھ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس میں روزانہ درود شریف ان الفاظ میں پڑھا کرتے تھے کہ: اللھم صلی علی محمد واحمد وعلی ال احمد اللھم بارک علی محمد واحمد وعلی ال محمد و ال احمد!

اٹارنی جنرل: مشن ہے۔ مشن کا معنی جماعت کی کارگزاریوں کی جگہ اور آپ کی کتاب ''دی آدر مشن'' میں بھی اسرائیل کے مشن کا تذکرہ موجود ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔ آپ نے خود کہا ہے کہ آپ کا اسرائیل میں مشن ہے جو کہ ماؤنٹ کارمل حیفا میں واقع ہے۔ وہاں آپ کی ایک عبادت گاہ ہے۔ ایک مشن خانہ' ایک لائبریری اور ایک سکول ہے۔ مشن ایک ماہنامہ بنام ''البشریٰ'' شائع کرتا ہے۔ جو کہ عربی رسم الخط میں تیرہ عرب ملکوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ اسی مشن نے جماعت کی بہت سی کتب کے عربی میں تراجم کئے۔ کچھ عرصہ ہوا مشن کے سربراہ کی حیفا کے میئر سے ملاقات ہوئی تھی۔ جس کے دوران میئر نے ہمارے لئے کبابیل میں ایک سکول تعمیر کرنے کی پیشکش کی۔ کبابیل میں ہماری جماعت موجود ہے۔ میئر نے وعدہ کیا کہ وہ کبابیل میں ہمارا مشن دیکھنے کے لئے آئیں گے اور

اس نے یہ وعدہ پورا بھی کیا۔ احمد یہ جماعت کے افراد اور سکول کے طلباء نے میسز کا استقبال کیا۔ اسے استقبالیہ بھی دیا گیا۔ واپس جاتے ہوئے میسز نے وزیٹر بک میں اپنے تاثرات تحریر کیے۔ ایک اور چھوٹی سی مثال جس کے پڑھنے والوں کو اسرائیلی مشن کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

اس سے یہ تاثر آپ کے بارے میں پایا جاتا ہے کہ آپ کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں اور پھر اشرف قادیانی اسرائیلی مشن کے سربراہ کی ملاقات کو اسرائیلی ٹی وی' ریڈیو پر بیان کیا جاتا ہے۔ دکھایا جاتا ہے۔ اسے لوگ شدت سے محسوس کرتے ہیں۔

مرزا ناصر : اسرائیل میں ہماری جماعت موجود ہے اور یہ کافی عرصہ سے ہے اور لوگ بھی تو وہاں رہتے ہیں مسلمان۔

اٹارنی جنرل: صلیب پرست' تاج پر صلیب کا نشان لگانے والا' مسلمانوں کا دشمن انگریز جس نے ہزار ہا نہیں لاکھوں مسلمانوں کو خاک وخون میں تڑپایا' مرزا قادیانی نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ مرزا قادیانی اس انگریز کو کہتے ہیں کہ مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔ مسیح اور جماعت کے لئے انگریز کی نظر عنایت کے طالب ہیں۔

مرزا ناصر : خاندان نے یہ خدمات سرانجام دیں۔ ان کی خاطر خون بہایا۔ امداد دی' اب اس کا تقاضا ہے کہ مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔

اٹارنی جنرل: آگے لسٹ دی ہے۔ وہ لسٹ خاندان کی ہے یا جماعت کے افراد کی۔ جن پر نظر عنایت کی درخواست کر رہے ہیں۔ محسن گورنمنٹ سے منتوں خوشامدوں کے ساتھ۔

مرزا ناصر : حکومتیں بھی اپنے فرائض بھول جاتی ہیں۔ مطالبہ یہ کیا ہے انگریز حکومت سے کہ ہماری آبروریزی نہ ہو۔

مولانا انصاری: جو میری جماعت میں داخل ہوگیا وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی جماعت میں داخل ہوگیا۔

مرزا ناصر : ٹھیک ہے۔ ہم انہیں بھی صحابی کہتے ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کا فیض صحبت پایا۔

مولانا انصاری: آپ کے ہاں ام المومنین کسے کہتے ہیں۔

مرزا ناصر : ہمارے یہاں جو ازواج مطہرات کی خادمہ ہیں اور مسیح موعود کے ماننے والوں کی ماں ہیں۔

مولانا انصاری: پنجتن سے کیا مراد ہے؟۔ آپ لوگوں نے کہا یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں۔ یہی ہیں پنجتن جس پر بنا ہے۔ (درثمین اردو ص 45)

مرزا ناصر: مرزا قادیانی کو الہام ہوا تھا کہ میری نسل میرے خاندان کی نسل آئندہ ان پانچ افراد سے چلے گی۔

مولانا انصاری: بہشتی مقبرہ کے متعلق مکاشفات مرزا میں لکھا ہے کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

مرزا ناصر: ہمارا بہشتی مقبرہ کے متعلق تصور ہے کہ اس میں جنتی لوگ داخل ہوں گے۔

مسٹر چیئرمین: اگلا سوال کریں۔

مولانا انصاری:

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
عرب نازاں ہے گر ارض حرم ہے
تو ارض قادیاں فخر عجم ہے

(الفضل 25 دسمبر 1933ء میں شعر ہیں)

مرزا ناصر: دیکھیں گے تو پتہ چلے گا۔

مولانا انصاری: دمشق میں ایک مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ مرزا قادیانی نے قادیان میں منارۃ المسیح بنوایا۔

مرزا ناصر: دمشق ایک اینٹ گارے کا شہر ہے۔

مولانا انصاری: اور قادیان؟۔

مرزا ناصر: ایک نسبت کی بات ہے۔

لاہوری گروپ پر جرح

27 اگست کو صدرالدین پر جرح ہوئی۔ صدرالدین نے پہلے اپنا تعارف کرایا اور اٹارنی جنرل کے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ 1905ء میں مرزا قادیانی سے قادیان میں وہ بیعت ہوئے۔

اٹارنی جنرل: آپ کے قادیانی جماعت سے اختلافات کب ہوئے اور کس بات پر ہوئے؟۔

گواہ: (صدرالدین) یہ اختلافات 1914ء میں ہوئے۔ مرزا قادیانی کے بعد حکیم نورالدین ہمارے سربراہ مقرر ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد اختلافات پیدا ہوئے۔

اٹارنی جنرل: آپ نے پہلے کہا کہ حقیقی کافر وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کا انکار کرے۔ ایک شخص نبی

کریم ﷺ کو تو مانتا ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ حضور علیہ السلام کا امتی ہوگا؟۔

گواہ: ہوگا۔

اٹارنی جنرل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کے باوجود؟۔

گواہ: جی ہاں!

مفتی محمود: مرزا قادیانی سے انکار کے باوجود؟۔

گواہ: مرزا قادیانی کو نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ کہا ہے۔

مفتی محمود: تو مرزا قادیانی کا منکر نبی کریم کا منکر ہوا۔

گواہ: جی ہاں! بالکل

مفتی محمود: تو وہ بھی حقیقی کافر ہوا۔

گواہ: آپ نے مجھے پھنسا دیا۔

مفتی محمود: آپ نہ پھنسیں۔

گواہ: کیسے نکل جاؤں؟۔

مفتی محمود: ہم آپ کو نکال دیں۔(یعنی کافر قرار دے دیں)

گواہ: آپ نہ نکالیں۔

مفتی محمود: ربوہ والے کہتے ہیں کہ ہم کافر نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ مدعی نبوت کو ماننے والے کافر ہیں تو آپ کو ہم صحیح سمجھیں یا ربوہ والوں کو؟۔

گواہ: ہمیں۔

مفتی محمود: یعنی وہ کافر ہوئے؟۔

گواہ: آپ ان سے پوچھیں۔

مفتی محمود: آپ کے نزدیک؟۔

گواہ: میرے نزدیک تو ہوگئے۔ میں نے کہہ دیا تھا۔ (ایوان سے کسی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو ماننے والے ان کے نزدیک بھی کافر ہیں۔)

اٹارنی جنرل: وہ تو کہتے ہیں کہ جو مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ کافر۔ آپ نہیں مانتے۔ اس لئے آپ ان کے نزدیک کافر۔ وہ مانتے ہیں اس لئے وہ آپ کے نزدیک کافر۔ (دونوں کافر۔ ایوان سے صدا بلند ہوئی۔)

ربوہ

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا
ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا
سنتا ہوں قادیاں کا جنازہ نکل گیا
اس کا وجود پاؤں کی ٹھوکر پہ لائے جا
آئے گی موت واقعتاً ایک دن ضرور
پھر موت کیا ہے کچھ نہیں غیرت دکھائے جا
ناموس مصطفیٰ کا تقاضا ہے ان دنوں
مہر و وفا کے نام پہ گردن کٹائے جا
مرزائیوں سے قطع تعلق ہے ناگزیر
ان کے ہر ایک راز کا پردہ اٹھائے جا
شورش قلم کی خارہ شگافی کے زور پر
نسل تو کو خواب گراں سے جگائے جا

(شورش کاشمیریؒ)

جنرل ضیاء الحقؒ کا نافذ کردہ آرڈیننس مجریہ 1984ء

قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی آئینی حیثیت کے متعلق مختلف حلقوں میں کچھ عرصے سے شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان شبہات کو دور کرنے کی غرض سے صدر مملکت نے (صدارتی فرمان نمبر 8 مجریہ سال 1984ء) جاری کیا تھا جس کی رو سے اعلان کیا گیا ہے اور مزید توثیق کی گئی ہے کہ وفاقی توانین (نظر ثانی واستقرار) آرڈیننس مجریہ سال 1981ء (نمبر 27 مجریہ سال 1981ء) کی شمولیت سے ان ترامیم کا جو اس کے تحت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور 1973ء میں قادیانیوں کے متعلق دستور 1973ء کے جزوی حیثیت سے برقرار رہیں گی۔ نیز قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) غیر مسلم کے طور پر حیثیت تبدیل ہوئی ہے اور نہ ہوگی اور وہ بدستور غیر مسلم ہیں۔

قومی اسمبلی کی حکومتی قرارداد بیان بیان اغراض ووجوہ

''جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تا کہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین

ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر انچارج''

آئین کی دفعہ 260 میں ترمیم

آئین کی دفعہ 260 میں شق (2) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی۔یعنی (3) جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں۔

قادیانیت علامہ اقبال کی نظر میں

''احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''علامہ اقبال کا خط پنڈت جواہر لال نہرو کے نام۔

لاہور 21 جون 1936ء:...........میرے محترم پنڈت جواہر لال نہرو۔آپ کے خط کا جو مجھے کل ملا۔بہت بہت شکریہ۔جب میں نے آپ کے مقالات کا جواب لکھا تب مجھے اس بات کا یقین تھا کہ احمدیوں کی سیاسی روش کا آپ کو کوئی اندازہ نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی رائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم! قادیانیت ایک بہتا ہوا ناسور ہے۔ایک صدی سے زائد عرصہ گزر گیا کہ یہ ملت اسلامیہ کے جسم کو بے چین کیے ہوئے۔ہر دور میں اساطین امت نے اس کا علاج کرنے کی جدوجہد کی ہے۔

آئینہ قادیانیت پر تقریظ

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان! الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی! قادیانیت کے دجل وفریب سے عامۃ المسلمین کو آگاہ کرنا اور ''قصر ختم نبوت'' میں نقب لگانے والوں کی دسیسہ کاریوں سے مسلمانوں کی ''متاع ایمان'' کی حفاظت کرنا افضل ترین عبادت ہے۔

احتساب قادیانیت

احتساب قادیانیت کی چودہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔سلف اکابر کے (181) مختلف رسائل وکتب کا حسین گلدستہ ہے جو گلہائے رنگا رنگ سے مزین کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں۔بے حد وحساب حمد وثناء اس ذات باری تعالیٰ کی جس کی عنایت کردہ توفیق سے اس کتاب کو شائع کر رہے ہیں۔

کروڑوں درود وسلام اس ذات بابرکات ﷺ پر جن کی وصف خاص ''ختم نبوت'' کے پھریرے کو چاردانگ عالم میں لہرانے کا شرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل ہے۔

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے بعض خودنوشت حالات

ہندوستان میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ..حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ..حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ...حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ...حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ...حضرت حکیم محمد اجمل خانؒ...حضرت مولانا ظفر علی خانؒ...حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ...حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ...حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ...حضرت مولانا شوکت علیؒ...حضرت مولانا مظہر علی اظہر...حضرت مولانا حسرت موہانیؒ کی قیادت میں خلافت اسلامیہ کی بقا کے لئے تحریک خلافت شروع ہوئی۔

مارچ 1920ء میں حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ..حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ اور سید حسن امام صاحب بیرسٹر پر مشتمل ایک وفد لندن گیا اور وزیر اعظم برطانیہ مسٹر لائیڈ جارج سے ملا۔ مقامات مقدسہ کے بارے میں برطانوی حکومت کا وعدہ یاد دلایا اور خلافت کے متعلق مسلمان ہندوستان کے دینی احساسات سے آگاہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اپنے وعدہ کا ایفاء کیجئے اور مقامات مقدسہ سے برطانوی قبضہ اٹھالیجئے۔ برطانوی وزیر اعظم نے وفد کے مطالبے کو مسترد کر دیا اور وفد ناکام واپس آ گیا۔ پروگرام یہ تجویز ہوا تھا کہ:

1...... انگریزی فوج اور پولیس کی نوکری چھوڑ دی جائے۔

2...... انگریزی حکومت کے لئے ہوئے خطابات واپس لئے جائیں۔

3...... انگریزی درس گاہوں سے طلباء اٹھا لئے جائیں۔

4...... ولایتی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

5...... ہاتھ کا بنا ہوا کھدر پہنا جائے۔

6...... انگریزی حکومت سے عدم تعاون کیا جائے۔ اس کے خلاف نفرت پیدا کی جائے اور ہندوستان کی جیلیں بھر دی جائیں۔

تحریک خلافت میں شمولیت

میں اورنٹیل کالج لاہور میں تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ تحریک خلافت شروع ہوئی۔ علمائے کرام نے شریعت مطہرہ کے احکامات کے تحت حکومت کی درسگاہوں کے بائیکاٹ کے فتویٰ کی تعمیل کرتے ہوئے کالج چھوڑ دیا:

ہمیشہ کے لئے نہیں رہنا اس دار فانی میں
کچھ اچھے کام کر لو چار دن کی زندگانی میں

پولیس نے مجھے عید کے دن گرفتار کیا اور فسٹ کلاس فرنگی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کر دیا۔ مجسٹریٹ نے مجھے کہا کہ آپ پر بغاوت کا مقدمہ ہے جس کی سزا چودہ سال قید سخت ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا:

یہ سب سوچ کر دل لگایا ہے ناصح
نئی بات کیا آپ فرما رہے ہیں

مجسٹریٹ نے کہا کہ اگر آپ اپنی تقریروں کے متعلق تحریری معذرت کر دیں تو مقدمہ واپس لے کر آپ کو رہا کر دیا جاتا ہے۔ میں نے جواب دیا:

جلا دو پھونک دو سولی چڑھا دو خوب سن رکھو
صداقت چھٹ نہیں سکتی جب تک جان باقی ہے

مجسٹریٹ نے پولیس کے چند ناوٹ گواہوں کی سرسری شہادت کے بعد مجھے ایک سال قید سخت کا حکم سنایا۔ ایک سال کی طویل مدت گرداسپور جیل میں گزاری۔

مرزائیت میں داخلہ بند

جیل سے رہا ہوتے ہی مرزائی مذہب کے متعلق معمولی مطالعہ تھا۔ اس لئے میں تبلیغ اسلام کے نام پر ان کے دام تزویر میں پھنس گیا۔

ترک مرزائیت

1931ء کے وسط میں میں نے یکے بعد دیگرے متعدد خواب دیکھے۔ جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نہایت گھناؤنی شکل دکھائی دی اور اسے بری حالت میں دیکھا:

دو گونہ رنج وعذاب است جان مجنوں را
بلائے فرقت لیلیٰ و صحبت لیلیٰ

حقیقت یہ ہے کہ جتنا زیادہ میں نے مطالعہ کیا اتنا ہی مرزائیت کا کذب مجھ پر واضح ہوتا گیا۔ میرے غفور ورحیم مالک:

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

قادیانی جماعت نے اپنے اخبار الفضل میں جماعتی طور پر باضابطہ اعلان کیا تھا کہ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے کوئی قادیانی مناظرہ نہ کرے۔ (جاری ہے)

مولانا اللہ وسایا

موجاں ہوگیاں!

ماہنامہ لولاک ملتان کے مدیر منتظم جناب حاجی رانا محمد طفیل جاوید صاحب کے منجھلے صاحبزادے عزیزی محمد ثاقب اس وقت قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں۔ چھوٹا سا معصوم بچہ جب اس کی دلی مراد بر آئے دل پسند چیز اسے مل جائے تو وہ سراپا سپاس وتشکر بن کر کہتا ہے کہ: ''موجاں ہوگیاں'' اس کے معصومانہ بول میں جو دلی خوشی کے جذبات پوشیدہ ہوتے ہیں آج کی مجلس میں اس تحریر کو لکھتے وقت میرے وہی جذبات ہیں۔ اس لئے آج اس معصومانہ بول کو اپنی تحریر کا عنوان بنانا چاہتا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں جو فیصلے کئے تھے۔ ان میں سے ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ صوبہ پنجاب کے ہر ضلعی مقام پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ اس فیصلہ پر عمل درآمد ہوا۔ تمام اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسیں ہوئیں اور تمام گرامی قدر مبلغین ورفقاء نے اس سلسلے میں بھرپور مساعی کے ذریعہ پورے پنجاب میں ان کانفرنسوں کے انعقاد کو یقینی بنایا۔ میانوالی بھکر لیہ اور حافظ آباد کے پروگراموں پر اچانک تبدیلیوں کے باعث عمل درآمد نہ ہوسکا۔ خانہ مذہب کی بحالی کے بعد خیال ہوا کہ ان اضلاع میں بھی کانفرنسیں ہونی چاہئیں۔

چنانچہ ۲۰/اپریل کو جامع مسجد کرنال لیہ میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ بعد نماز ظہر قائد احرار حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبدالمجید قاسمی حضرت مولانا غلام فرید فقیر راقم الحروف اور حضرت مولانا محمد رفیق جامی کے بیانات ہوئے۔

۲۱/اپریل کو سرگودھا میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ عرصہ سے ان سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے اس روز دفتر میں علمائے سرگودھا کا ایک اجلاس بلایا ہوا تھا۔ شام کو وہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ اپنی علالت کے باعث فقیر نے وہ دن سرگودھا دفتر میں گزارا۔ بعد نماز عشاء منڈی بہاؤالدین وگجرات کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی نے اگلے روز سفر کا نظم دریافت کرنے کے لئے فون کیا اور ایک اضافی پروگرام رکھنے کی تجویز دی۔ بس پھر ''موجاں ہوگیاں''

رفقاء جانتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قدیم بزرگوں کی کتب ورسائل کو ازسرنو مرتب کرکے ''احتساب قادیانیت'' کے نام سے شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اس وقت تک احتساب قادیانیت کی چودہ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ چودھویں جلد میں جناب ابوعبیدہ نظام الدین بی اے کوہاٹی مرحوم کے ردقادیانیت پر رشحات قلم کو

یکجا کرکے شائع کیا گیا ہے۔ کوہاٹ کے رفقاء سے مرحوم کے خاندان کے بارے میں معلومات طلب کیں۔ تاکہ ان سے مرحوم کے حالات معلوم ہو جائیں۔ لیکن کوہاٹ کے رفقاء اس بارے میں قطعی بے خبر تھے۔ وہاں سے مایوسی ہوئی۔ ویسے بھی مرحوم کا قیام کوہاٹ میں ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ رہا۔ اس وقت سے اب تک ساڑھے سات دھائیاں بیت گئیں۔ ایک پوری نسل اس دوران چل بسی۔ اب نئی نسل کو کیا پڑی ہے کہ وہ گوہر نایاب دریافت کرے؟۔ راقم نے مایوس ہو کر احتساب قادیانیت جلد چودہ میں ''عرض مرتب'' کے عنوان کے تحت عرض کیا تھا کہ اگر کوئی شخص جناب ابوعبیدہ نظام الدین مرحوم کے حالات جانتا ہو یا مرحوم کے خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ ان تک یہ کتاب پہنچے تو وہ اطلاع دے۔ تاکہ مرحوم کے حالات زندگی جمع ہو جائیں۔ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی صاحب یہ کتاب لے کر حضرت مولانا محمد طارق صاحب کے پاس گئے۔ حضرت مولانا محمد طارق صاحب ہمارے بزرگ حضرت حافظ نور محمد صاحب کے نور نظر ہیں اور بھور چھ میں خطیب ہیں۔ بھور چھ کوٹلہ ارب علی خان اور کھاریاں کے درمیان واقع ہے۔ کوٹلہ ارب علی خان سے بھور چھ چار کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حضرت مولانا محمد طارق صاحب نے احتساب قادیانیت جلد چودہ کے ٹائٹل پر نظر ڈالی تو حیرت وخوشی سے اچھل اٹھے اور فرمایا کہ ابوعبیدہ مولانا نظام الدین مرحوم اسی علاقہ بھور چھ کے باسی تھے۔ یہاں ان کی قبر مبارک ہے۔ ان کے پوتے یہاں مقیم ہیں۔ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی صاحب نے یہ دل خوش کن خبر سنی تو خوشی سے جھوم اٹھے۔ وہ اس کتاب میں درج ''عرض مرتب'' پڑھ چکے تھے۔ حضرت مولانا محمد طارق صاحب کو وہ پڑھنے کے لئے دیا تو انہوں نے بھی ابوعبیدہ مولانا نظام الدین مرحوم کے حالات زندگی جمع کرنے کے سلسلے میں فقیر راقم الحروف کی خواہش وطلب کا سن کر خوشی کا اظہار کیا اور حضرت مولانا محمد طیب فاروقی سے فرمایا کہ میں تو عرصہ سے مولانا (فقیر راقم الحروف) کو اپنے گاؤں بلانا چاہتا تھا۔ وہ اب کوٹلہ ارب علی خان آرہے ہیں تو ایک نماز ہمارے ہاں پڑھ لیں۔ ابوعبیدہ نظام الدین مرحوم کے لواحقین اور ان کے خاندان کے افراد سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور ان سے مطلوبہ معلومات بھی مل جائیں گی۔ فقیر راقم الحروف اور حضرت مولانا محمد طیب فاروقی دونوں کی یہ بات سن کر ''موجاں ہو گیاں''

حضرت مولانا محمد طیب فاروقی نے فقیر راقم الحروف کو فون پر یہ سرگزشت سنا کر اس گاؤں میں اضافی پروگرام رکھنے کا وعدہ لینا چاہا۔ فقیر راقم الحروف کو گوہر مطلوب حاصل ہو گیا تو ''کچے دھاگے سے بندھے چلے آئیں گے سرکار'' پر عمل کر کے وعدہ کر لیا۔

چنانچہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۵ء مطابق ۱۲/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ بروز جمعۃ المبارک سرگودھا سے صبح سات بجے سفر شروع کیا۔ ساڑھے بارہ بجے دن کوٹلہ ارب علی خان حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا غلام رسول شوق مدظلہ یہاں جامع مسجد کے خطیب اور مدرسہ عربیہ سعدیہ کے مہتمم ہیں۔ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد

صاحب مدظلہ سے بیعت ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام ضلع گجرات کے امیر ہیں۔ زندہ دل' روشن دماغ اور فکرمند عالم دین ہیں۔ دارالعلوم کبیروالا کے فارغ التحصیل ہیں۔ ہمارے خواجہ تاش ہیں اور دوستوں کا وسیع حلقہ رکھتے ہیں۔ ان کے ہاں نماز جمعہ کے موقع پر بیان ہوا اور ان کے مدرسہ کی بچوں اور بچیوں کی دستار بندی و دوپٹہ پوشی کی تقریب ہوئی۔

حضرت مولانا غلام رسول شوق صاحب نے طرح ڈالی کہ حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحب خطیب و مہتمم جامعہ حنفیہ پنجن کسانہ مہینہ بھر سے بیمار ہیں۔ یہ سنتے ہی فقیر نے بے ساختہ کہا کہ پھر تو ان کی عیادت کئے بغیر جانا ممکن نہیں۔ وہ عرصہ تیس سال سے مجلس کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ رکھتے ہیں۔ فقیر راقم الحروف ان کا دل و جان سے غلام بے دام ہے۔ راقم کو جناب قاری محمد اختر صاحب سے ملاقات کیلئے بے تاب پاکر حضرت مولانا محمد طیب فاروقی نے مصرعہ پڑھا کہ پھر ''موجاں ہوگیاں'' رات کو پنجن کسانہ میں بیان بھی ہو جائے۔ فقیر نے حامی بھر لی تو حضرت مولانا غلام رسول شوق اور حضرت مولانا محمد طیب فاروقی زیر لب مسکرائے۔ تب یہ راز کھلا کہ اصل میں رات کو پنجن کسانہ میں جلسہ میں فقیر راقم الحروف کو لانے کے لئے حضرت قاری محمد اختر نے حکم فرمایا تھا۔ باقی رہی ان کی بیماری؟ تو وہ معمول کی بات ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول شوق نے جناب قاری محمد اختر صاحب کو فون کر کے اس کی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا کہ میں گاڑی بھیج رہا ہوں۔ ان کے جامعہ کے مبلغ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب فاضل جامعہ باب العلوم انتظام اور رابطوں میں مصروف ہوگئے۔ عصر سے پندرہ منٹ قبل انہوں نے پنجن کسانہ سے کوٹلہ ارب علی خان گاڑی بھیجی۔ اتنی دیر میں حضرت مولانا غلام رسول شوق صاحب کے ایک ملنے والے جناب راجہ اللہ رکھا صاحب نے بھی گاڑی منگوالی۔ دو گاڑیوں میں رفقاء سمیت بھورچھ پہنچے۔ عصر کی نماز کے بعد مختصر بیان ہوا۔ آمد کی غرض بیان کی۔ جناب ابوعبیدہ مولانا نظام الدین مرحوم کا ذکر خیر ہوا۔ ان کے خاندان کے بہت سارے حضرات نواسے' پوتے' جوان و بوڑھے موجود تھے۔ بس پھر ''موجاں ہوگیاں''

نماز عصر کے بعد حضرت مولانا محمد طارق صاحب کی جانب سے دیئے گئے عصرانہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام رسول شوق کی قیادت میں اور حضرت مولانا محمد طارق کی رہنمائی میں بھورچھ کے قبرستان پہنچے۔ گاڑیوں سے اترے۔ موسم ابر آلود تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ قبرستان میں قدم رکھا تو ساری تھکاوٹ دور ہوگئی۔ قبرستان کے شرقی جانب جناب ابوعبیدہ نظام الدین کوہاٹی مرحوم خلد نشین ہیں۔ ان کی تربت پر ایصال ثواب کیا تو دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا۔ ہلکی بوندا باندی جاری تھی۔ آنکھیں بھی اس کا ساتھ دینے لگیں۔ اس موقع پر مولانا مرحوم کی تربت پر حاضری کی خوشی' چشم تر' دل گریاں اور ہلکی بارش کا جو حسین امتزاج سامنے آیا اور اس سے جو روحانی وجسمانی راحت ہوئی۔ بس پھر ''موجاں ہوگیاں''

ایصال ثواب اور دعا سے فارغ ہو کر حضرت مولانا غلام رسول شوق کا ہاتھ پکڑ کر فقیر راقم الحروف نے عرض کیا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو اس وقت کی حکومت نے تشدد کے ذریعہ دبایا۔ کشت وخون کی نئی داستان رقم کی تو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنی تقریروں میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''حکومت اپنے ظلم پر نازاں نہ ہو۔ کل وہ وقت آئے گا کہ ختم نبوت کے شہداء اور مجاہدوں کی قبروں کو تلاش کر کے ان پر سلام کہے جائیں گے۔''

اس موقع پر موجود تمام رفقاء یہ سن کر عش عش کر اٹھے کہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی یہ پیش گوئی کس طرح حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ حتیٰ کہ جناب ابوعبیدہ مولانا نظام الدین مرحوم جیسے مجاہد' مناظر اور مبلغ ختم نبوت کی قبر تلاش کر کے اس پر بھی سلام و ایصال ثواب کیا گیا۔

جناب ابوعبیدہ مولانا نظام الدین بی اے کوہائی مرحوم کے حالات جو بھور چھ میں موجود ان کے خاندان کے افراد اور بعد ازاں راولپنڈی میں موجود مولانا مرحوم کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر مفتی کفایت اللہ سے مل کر اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے حاصل کئے وہ ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ قارئین بھی ''موجاں ہوگیاں'' کے محاورے کا حقیقی لطف اٹھا سکیں۔

حالات ابوعبیدہ حضرت مولانا نظام الدینؒ

ہمارے ممدوح جناب ابوعبیدہ نظام الدین مرحوم ۱۸۹۶ء میں بھور چھ ضلع گجرات پنجاب پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام بھاگ دین تھا۔ آپ کا تعلق بٹ کشمیری قوم سے تھا۔ ابتدائی تعلیم سے لے کر ایف اے تک اپنے آبائی گاؤں اور آبائی ضلع گجرات میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے پرائیویٹ طور پر بی اے کیا اور پھر ایس اے یو کیا۔ آپ کے بڑے بھائی فوج میں ملازم تھے اور کوہاٹ چھاؤنی میں تعینات تھے۔ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی نظام الدین کو کوہاٹ بلا بھیجا۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۲۳ء میں حضرت مولانا نظام الدین مرحوم کوہاٹ اسلامیہ ہائی اسکول میں سائنس ٹیچر مقرر ہوگئے۔ آپ نے اپنی بقیہ زندگی کا اکثر حصہ کوہاٹ میں گزارا۔ اپنے آبائی گاؤں بھور چھ بھی آنا جانا رہتا تھا۔ رہائش گاہ اور زمین کی دیکھ بھال کے علاوہ عزیز و اقارب کی خوشی و غمی میں شرکت کے لئے سال میں ایک دوبار آپ بھور چھ تشریف لاتے تھے۔

قدرت نے آپ کو سات بیٹے اور ایک بیٹی کی شکل میں اولاد صالح نصیب فرمائی۔ تمام اولاد کو آپ نے اعلیٰ تعلیم دلائی۔ تمام اولاد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہی۔ اکثر بیٹے فوج میں ملازم ہوئے اور اعلیٰ عہدوں پر ترقی پائی۔ اس وقت مرحوم کی تمام اولاد بحمد اللہ حیات ہے اور پاکستان' کینیڈا اور برطانیہ میں مقیم ہے۔ اولاد کے نام درج ذیل ہیں:

۱...... میجر قاسم عبیداللہ۔ یہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔

۲...... عنایت اللہ برق۔ آپ علیگڑھ کالج کے سند یافتہ ہیں۔ واپڈا کے جنرل منیجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں اور آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔

۳...... ڈاکٹر مفتی کفایت اللہ۔ آپ راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ اپنا کلینک ہے۔ میڈیکل کے کئی شعبوں میں اسپیشلسٹ ہیں۔ وہ ۱۵/ جولائی ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں جناب ابوعبیدہ مولانا نظام الدین مرحوم فقیہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ سے ملاقات کے لئے دہلی گئے ہوئے تھے۔ اس دوران بیٹے کی ولادت ہوئی تو اسی نسبت سے آپ نے بیٹے کا نام مفتی کفایت اللہ رکھا۔

۴...... بریگیڈیر خالد سیف اللہ۔ یہ ریٹائرڈ بریگیڈیر ہیں اور آج کل اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

۵...... انور صبغۃ اللہ۔ یہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔

۶...... عثمان حفیظ اللہ۔ یہ برطانیہ میں مقیم ہیں۔

۷...... میجر شبیر احمد ثانی۔ یہ ریٹائرڈ میجر ہیں اور اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

۸...... بیٹی کا نام فوزیہ خانم ایم اے ہے۔

مولانا مرحوم نے اپنے بڑے صاحبزادے عبیداللہ کے نام پر اپنی کنیت ابوعبیدہ اختیار کی اور یوں ابوعبیدہ نظام الدین بی اے کوہاٹی کے نام سے متعارف ہوئے۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ... جناب علامہ سید سلیمان ندویؒ... حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ سے تعلق ارادت تھا۔ ان اکابر کی صحبتوں نے آپ میں دینی کتب کے مطالعہ کا ذوق پیدا کیا۔ ہر وقت دینی کتب کا مطالعہ آپ کی زندگی کا مشغلہ تھا۔ ہندوستان بھر میں آپ نے اہل باطل سے مناظرے کئے۔ دلائل وبراہین سے گفتگو آپ کی پہچان تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی خانہ ساز نبوت‘ مہدویت‘ مجددیت اور مسیحیت کا تانا بانا تیار کیا تو دیگر مناظرین اسلام کی طرح آپ بھی قادیانیت شکن بن کر میدان میں اترے۔ تردید قادیانیت کے موضوع پر آپ کے تمام رشحات قلم کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتساب قادیانیت کی چودھویں جلد میں یکجا کر کے شائع کیا ہے۔

آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر مفتی کفایت اللہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارا چچا مرنے والا ہے۔ وہ قادیانی ہے۔ آپ ہمارے گاؤں چلیں اور اسے سمجھائیں کہ وہ قادیانیت سے توبہ کر لے۔ آپ فوری طور پر ان افراد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ ان کے چچا کو تبلیغ کی۔ اس پر قادیانیت کے دجل وفریب کو واضح کیا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اللہ کے فضل اور آپ کی تبلیغ کی برکت سے وہ شخص اسی وقت مسلمان ہوگیا۔ ابھی آپ اسے مسلمان کرنے کے بعد اس گھر سے نکلنے بھی نہ پائے تھے

کہ اس نومسلم کا انتقال ہوگیا۔ اسی طرح نہ معلوم کتنی مخلوق خدا کو آپ نے ارتداد و زندقہ سے توبہ کرا کر حلقہ بگوش اسلام کیا۔

بہور چھ میں موجود مولانا مرحوم کے ایک نواسہ کے مطابق مولانا مرحوم ہلکے پھلکے جسم کے انسان تھے۔ چہرے پر رب کریم کے کرم سے نورانیت موسلا دھار بارش کی طرح برستی نظر آتی تھی۔ بے پناہ جاذبیت سے ان کی مخلصانہ تبلیغ اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن سے لگاؤ کی برکات جھلکتی نمایاں نظر آتی تھیں۔ آخر دم تک خود چلتے پھرتے رہے۔ کبھی معذور نہیں ہوئے۔ ۸۹ سال عمر پائی۔ زندگی کے آخری ایام میں اپنے آبائی گاؤں بہور چھ آ گئے۔ رات کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ چند دن کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ ۵/ جولائی ۱۹۸۵ء یوم الجمعہ کو انتقال فرمایا۔ گاؤں کے خطیب حضرت مولانا محمد طارق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہور چھ کے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔ علاقہ میں کوہائی بابا کے نام سے مشہور تھے۔

رب کریم کے کرم کو دیکھیں کہ آپ نے جس فتنہ خبیثہ قادیانیت کا تعاقب ہندوستان میں شروع کیا۔ پاکستان میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکات ختم نبوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی' حکیم نورالدین' مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا ناصر کو اپنے سامنے ایڑیاں رگڑتے دیکھا۔ قادیانیت کی ذلت و رسوائی اور پسپائی اور مجاہدین ختم نبوت کی کامیابیوں و کامرانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کامیاب زندگی گزار کر رب کریم کے حضور تشریف لے گئے۔

اخفاو اخلاص اور ریا کاری سے دور بھاگنے والے ان بزرگ کے ان مقدس اعمال کو دیکھیں۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی مقدس تحریکات ختم نبوت ہم مسکین لوگوں نے اپنی جوانی میں لڑیں۔ چراغ تلے اندھیرے والی بات ہے کہ ہمیں معلوم نہ ہوسکا کہ ہمارے مجاہد' جرنیل' کامیاب و فاتح قائد جناب ابوعبیدہ مولانا نظام الدین صاحب قریب ہی رہتے ہیں۔ ان کی اس مخلصانہ ریاضت پر اس سے بہتر کیا خراج تحسین پیش کیا جاسکتا ہے کہ:

عاش غریبا ومات غریبا

شان بوذری کا ایک عظیم نشان آں مرحوم کی ذات گرامی تھی۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ... حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ... حضرت مولانا محمد حیاتؒ اور ابوعبیدہ حضرت مولانا نظام الدینؒ کا خمیر ایسا لگتا ہے کہ ایک جیسا گوندھا گیا تھا۔ ان چار مناظرین میں سے دو حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور حضرت مولانا محمد حیاتؒ راقم الحروف کے استاذ اور دو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور ابوعبیدہ حضرت مولانا نظام الدینؒ غائبانہ محبتوں کا محور و مرکز ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی رفاقت نصیب فرمادیں تو پھر محشر و جنت میں "تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد" کا نعرہ مستانہ لگاتے ہوئے ان حضرات کی زیارت و معانقہ کا شرف حاصل کریں گے۔ وماذالك على الله بعزيز!

شیخ راحیل احمد جرمنی

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے نام کھلا خط!

محترم خلیفہ صاحب و بزرگو و دوستو! آپ میں سے کئی مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں اور بہت سے اس خاکسار کو غائبانہ طور پر جانتے ہیں۔ اسی طرح کافی دوستوں نے میرے پہلے کھلے خطوط کا مطالعہ بھی کیا ہوگا۔ جن میں خاکسار نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور دعویٰ نبوت پر انتہائی واضح تضاد بیانیاں پیش کی تھیں۔ اب یہ عرض داشت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی موعود کے بارے میں پیش خدمت ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار ایک قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ ربوہ میں پلا بڑھا اور جماعت کے مفاد میں ایک لمبا عرصہ مختلف عہدوں اور حیثیتوں میں کام کیا۔ ایک مسئلہ پر گفتگو کی وجہ سے میری توجہ ایک مربی نے اپنے دلائل میں لاجواب ہونے پر (نادانستہ طور پر) مرزا قادیانی کی کتب کے مطالعہ کی طرف مبذول کرائی۔ خاکسار نے ایک کتاب اٹھائی اور وہ جہاں سے کھلی' وہاں آج تک جو جماعت نے سکھایا تھا اس کے خلاف لکھا ہوا تھا۔ اس لمحہ میں نے فیصلہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں غیر جانبدار ہو کر پڑھوں اور حقائق کو دیکھوں۔ پھر کئی برس کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا قادیانی کے تمام دعوے بے بنیاد ہیں۔ دھوکے کی ٹٹی ہیں۔ مرزا قادیانی کی جھولی میں کوئی ہیرا تو کیا صاف پتھر بھی نہیں ہے اور اگر ہے تو صرف اور صرف جھوٹ ہے اور یہ سب کھڑاک مرزا قادیانی نے اپنی روٹی کے لئے پھیلایا تھا۔ مرزا قادیانی اپنی کسی بات میں سچے نہیں تھے اور اپنے ان بے بنیاد اور خود ساختہ دعوؤں کے ذریعہ خود اپنے اور اپنی اولاد کے لئے دنیا کا کافی سامان کر گئے۔ حالانکہ جب انہوں نے دعویٰ کیا تھا تو ان کی جائیداد پر اصل مالیت سے زیادہ قرضہ تھا۔ لیکن لاکھوں انسانوں کو دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح نہ صرف دنیا کے مال سے محروم کیا۔ بلکہ آخرت میں بھی جہنم کی آگ کا ایندھن بننے کے لئے چھوڑ گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلا دعویٰ ملہم ہونے کا کیا اور اپنے ان الہاموں کو بنیاد بنا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور مجدد کے بارے میں ان کا دعویٰ یہ ہے کہ: ''جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں .... اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی

گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کلی مصفا کیے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے۔

(فتح اسلام حاشیہ روحانی خزائن ج ۳ ص ۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تحریریں جو ۱۸۸۰ء اور اس کے بعد لکھی گئی ہیں۔ مجدد ہونے اور کلی مصفا ہونے کے دعویٰ کے بعد لکھی گئی ہیں اور انہی میں مرزا قادیانی کے اس کے بعد بے شمار دعوے موجود ہیں۔

مرزا قادیانی اپنے دعوؤں کی بنیاد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میرے وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۴۰ روحانی خزائن ج ۹)

یہ دوسری بات ہے کہ جس مسیح اور مہدی ہونے کا مرزا قادیانی دعویٰ کر رہے ہیں اس کی خبر احادیث میں ہی ہے اور جو نشانیاں احادیث شریفہ میں دی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی مرزا قادیانی پر فٹ نہیں بیٹھتی۔ اسی لئے ردی کی طرح پھینکی جا رہی ہیں اور پھر اگر کوئی حدیث قرآن کے مطابق ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی (نام نہاد) وحی سے معارض ہے وہ بھی ردی ہوگئی۔ یعنی مرزا قادیانی کی وحی نعوذ باللہ قرآن مجید سے بڑھ گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مواد مرزا قادیانی نے اپنے دعوؤں کی بنیاد کے طور پر پیش کیا ہے وہ بقول ان کے صحیح اور الہامی تائید کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس لئے ہم صرف مرزا قادیانی نے جو تائیدی مواد اپنے دعویٰ کے متعلق پیش کیا ہے اس کے مطابق جائزہ لیں گے کہ آیا مرزا قادیانی اپنے بیان کیے ہوئے معیار کے مطابق بھی اپنے دعویٰ جات پر پورے اترتے ہیں یا نہیں؟۔ مرزا قادیانی نے ویسے تو بہت سی باتیں کہی ہیں۔ لیکن ہم آج نمونے کے طور پر صرف چند ہی باتیں پیش کریں گے کہ یہ خط زیادہ طوالت کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم یہاں مسیح موعود کا دعویٰ لیتے ہیں۔ مرزا قادیانی اس مسیح موعود کا معیار بیان کرتے ہوئے اپنی صداقت کے ثبوت میں فرماتے ہیں کہ:

ثبوت نمبر 1

مرزا قادیانی (اپنے) بطور ملہم و مجدد اور خلیفۃ الرسول لکھتے ہیں کہ: ''یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۶۰۱ روحانی خزائن ج ۱)

اب آیت کی اس الہامی تشریح سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں کہ:

۱...... حضرت مسیح ابن مریم نازل ہوں گے۔لیکن یہاں غلام ابن چراغ بی بی دعویٰ کر رہے ہیں۔

۲...... دنیا ان کا جلال دیکھے گی۔یعنی حکومت۔لیکن کیا دنیا نے مرزا غلام احمد قادیانی کا جلال دیکھا؟۔دنیا کو چھوڑو کیا ہندوستان نے ان کا جلال دیکھا؟۔اس کو بھی چھوڑو کیا ان کے صوبہ پنجاب نے ان کا جلال دیکھا؟۔یا ان کے ضلع نے' یا ان کی تحصیل نے۔حتیٰ کہ ان کی اپنی ملکیت قادیان نے ہی ان کا جلال دیکھا ہو تو بتاؤ؟۔بلکہ دنیا نے تو یہاں تک دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی غلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نوآبادیاتی طاقت کے لئے اپنی خدمات اور اپنے خاندان کی خدمات کا تذکرہ کر کے ملکہ وکٹوریہ کے ایک کلمہ شکریہ سے ممنون ہونا چاہتا ہے۔(دیکھو ستارہ قیصریہ) کیا یہی ایک نبی کا جلال ہوتا ہے؟۔یا جلال کے معنی لغت میں نئے لکھے گئے ہیں؟۔

۳...... حضرت مسیح ابن مریم تمام راہوں کو صاف کر دیں گے۔لیکن مرزا قادیانی سوائے اپنی اولاد کے لئے مال اکٹھا کرنے کی راہیں صاف کرنے کے اور کچھ نہیں کر کے گئے اور ہاں ایک صفائی جو مرزا قادیانی نے کی کہ جن دنوں طاعون کا زور تھا اپنے گھر کی نالیاں صاف کر کے اپنے ہاتھوں سے نالیوں میں فرنائیل ڈالا کرتے تھے۔ (دیکھو سیرت المہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا قادیانی)

۴...... کج اور ناراستی کا نام ونشان نہیں رہے گا اور مرزا قادیانی اور ان کے بعد کے دور میں کج اور ناراستی نے دنیا میں اپنے پنجے اور زیادہ مضبوطی سے گاڑ لئے ہیں۔باقی دنیا کی بات چھوڑو اپنی جماعت کو ہی دیکھ لو۔ بلکہ جماعت کے عام ممبروں کو چھوڑو۔ان کے عہدیداروں کو ہی صرف دیکھ لو۔وہ کن راہوں پر ہیں؟۔اگر یہی کج اور ناراستی دور کرنا کہلاتا ہے تو ایسا سمجھنے والے کو اس کا ایمان مبارک ہو؟۔

۵...... گمراہی کا تخم نیست ونابود کر دے گا۔اب ذرا دنیا کو چھوڑو اپنی جماعت کو ہی دیکھ لو۔دنیا تو بہت دور کی بات ہے تمہارے بہت سے عہدے دار بھی عبادت سے بھاگتے ہیں اور بچوں کی ہی نہیں بڑوں کی بھی حاضریاں لگتی ہیں آپ کی عبادت گاہوں میں اور مرکز کو جھوٹی رپورٹیں بھجوائی جاتی ہیں۔تمہارے خلفاء پر موکدبہ عذاب قسمیں کھا کر لوگ کیا کیا الزام نہیں لگا رہے ہیں؟ اور ان کے احترام کا یہ حال ہے کہ ایک مربی کا خلیفہ کے کمرے میں بلاوا آتا ہے تو دوسرا مربی پوچھتا ہے کہ کیا تیل کی شیشی جیب میں ہے؟۔آپ کے سامنے ثابت ہو رہا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی ہی بیان کی ہوئی تصریح کے مطابق مسیح موعود نہیں ہیں۔چونکہ مرزا قادیانی آیت کی اپنی الہامی تشریح کے مطابق نہ تو جلال دکھا سکے۔نہ کج اور ناراستی دور کر سکے اور کفر وگمراہی کے اندھیرے ان کے دعویٰ کے بعد اور گہرے ہو چکے ہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیش کئے ہوئے معیار پر پورا اترنے میں ناکام رہے اور نبی صرف کامیاب ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ نبی کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیتے۔اس لئے مرزا قادیانی اپنے دیئے ہوئے معیار کے مطابق بھی دعوے میں جھوٹے ہیں۔

ثبوت نمبر 2

جب مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے عقائد سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے ملہم اور مجدد ہونے کا پروپیگنڈہ خوب کرلیا تو اب آہستہ آہستہ اپنے قدم آگے بڑھانے شروع کئے اور اپنے آپ کو مثیل عیسیٰ علیہ السلام قرار دے لیا اور یہ دروازہ بظاہر صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی کھول رہے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ خود داخل ہونے کے بعد دوسروں کے لئے ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کردیتے ہیں۔ زیرک اور دانا علمائے وقت نے جب دیکھا کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ خود مسیح موعود اور مسیح ابن مریم بننے کی تیاری میں ہے (کیونکہ مرزا قادیانی سے پہلے بھی کئی جھوٹے مدعیان نبوت نے ایسے ہی طریقوں سے اپنے قدم نبوت کی طرف بڑھائے تھے) تو اختلافی آوازیں اٹھنے لگیں۔ مرزا قادیانی نے کچھ وقت حاصل کرنے کے لئے فوراً پینترا بدلا اور اعلان شائع کردیا کہ: ''علمائے ہند کی خدمت میں نیازنامہ...... اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر درج کردیا تھا۔ جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص میرے پر یہ الزام لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۲، روحانی خزائن ج۳)

جب میں نے یہ پڑھا تو پہلی بار میرے دل میں ایک واضح شک پیدا ہوا کہ مرزا قادیانی کی جھولی میں ہیرے ہی نہیں بلکہ پتھر بھی ہیں۔ میرے لئے یہ ایسا حیران کن لمحہ تھا کہ ٹائٹل پر مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی موعود لکھا ہے اور کتاب کے اندر ماننے والے تو بعد کی بات صرف خیال کرنے والے ہی کم فہم ہیں۔ نیز مفتری وکذاب ہیں اور میرے کانوں میں (اور آپ کے کانوں میں بھی) پیدائش سے ہی یہ ڈالا جارہا ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود اور مسیح ابن مریم ہی ہیں۔ خیر مرزا قادیانی کا اپنا یہ دعویٰ ہی ان کے مسیح موعود ہونے کو باطل کررہا ہے۔ مرزا قادیانی تسلیم کررہے ہیں کہ ان کو مسیح موعود اور مسیح ابن مریم سمجھنے والا مفتری اور کذاب ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں ہیں۔

ثبوت نمبر 3

مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے ہر قدم آہستہ آہستہ اور بڑا سوچ کر بڑھایا۔ لیکن یہی قدم ان کے خلاف ثبوت بھی بنتے گئے۔ مرزا قادیانی ایک جگہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اور اس کو اپنے حق میں بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے اس شعر:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار مے بینم

کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ: ''یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔'' (نشان آسمانی ص ۳۷، روحانی خزائن ج ۴)

یہ رسالہ ۱۸۹۲ء میں لکھا گیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی ۱۸۹۲ء میں دعویٰ کر رہے ہیں کہ چالیس سال کی عمر میں مرزا قادیانی ایک خاص الہام کے ذریعہ مامور ہوئے اور یہ رسالہ لکھنے تک پورے دس برس بطور مامور کے گزر چکے ہیں اور تیس سال ابھی باقی ہیں۔ یعنی ان کی زندگی کا سلسلہ مزید کم و بیش ۱۹۲۲ء تک مزید چلنا چاہئے تھا۔ لیکن ہوتا کیا ہے کہ مرزا قادیانی بجائے مزید تیس برس کی عمر پانے کے سولہ سال بھی مزید پورے نہیں کرتے اور مئی ۱۹۰۸ء میں مر جاتے ہیں اور جس پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق بنا کر اپنی صداقت کے لئے خود پیش کرتے ہیں وہ پیشگوئی بھی ان کی ذات پر پوری نہیں ہوئی اور ان کا اسی برس والا الہام بھی پورا نہ ہوا۔ اس لئے پہلی بات یہ کہ مرزا قادیانی کا اپنی عمر والا الہام جھوٹا ہوا۔ دوسرا پیشگوئی کا مصداق بننے کا دعویٰ غلط ثابت ہوا جس کا الہام جھوٹا ہو اور جو پیشگوئی اپنی صداقت کے لئے پیش کرتا ہے اور اس کا اہل ثابت نہیں ہوتا وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بھی مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں۔

ثبوت نمبر 4

اب مرزا قادیانی ایک حدیث شریف کو اپنے دعویٰ مسیح موعود کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''اس پیشگوئی (محمدی بیگم کے ساتھ شادی کی۔ ناقل) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ...... یتزوج ویولد له...... یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا۔ نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۳۳۷، روحانی خزائن ج ۱۱)

مرزا قادیانی کی یہ تحریر ۱۸۹۶ء کی ہے۔ اس وقت تک مرزا قادیانی کی دو شادیاں ہو چکی تھیں اور ان میں سے اولاد بھی تھی۔ بلکہ پہلی بیوی (ماموں زاد حرمت بی بی عرف پھجے دی ماں) کو محمدی بیگم کے ساتھ شادی نہ کروانے

کے جرم میں طلاق بھی دے چکے تھے اور اسی جرم میں سب سے بڑے بیٹے مرزا سلطان کو عاق بھی کر چکے تھے اور اپنی دوسری بہو عزت بی بی زوجہ فضل احمد کو بھی طلاق دلوا چکے تھے۔ اس کے بعد تا حیات مرزا قادیانی کی تیسری شادی محمدی بیگم یا کسی اور عورت سے نہیں ہوئی اور نہ ہی (شادی نہ ہونے کی وجہ سے) وہ خاص اولاد ہوئی۔ اس طرح مرزا قادیانی نے خود ثابت کر دیا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی پر بھی پورے نہیں اترے۔ لہذا مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں ہیں۔

ثبوت نمبر 5

لیکن بات یہاں تک ہی نہیں رکتی۔ خاکسار آپ کی خدمت میں دو حوالے اور پیش کرتا ہے جس سے مرزا قادیانی کی دروغ بیانی ظاہر و باہر ہو جائے گی۔ جب مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ سر سید احمد خان سے اپنایا تو علماء اور دوسرے مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ براہین احمدیہ میں جو کہ مرزا قادیانی نے الہامی رہنمائی کے تحت لکھی تھی اس میں تو حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ لکھا ہے۔ مرزا قادیانی جواب دیتے ہیں کہ: ''میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اس کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔ پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا۔ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے مگر میں رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۳ روحانی خزائن ج ۱۹)

پہلے لیتے ہیں رسمی عقیدہ والے جھوٹ کو۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کی فروخت کا جو اشتہار دیا تھا اس کی ان سطور کو جو میں ابھی پیش کروں گا رسمی عقیدہ نہیں تھا بلکہ انتہائی تحقیق کے بعد براہین احمدیہ لکھی گئی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اس عاجز نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے۔''

(اشتہار اپریل ۱۸۷۹ء تبلیغ رسالت حصہ اول ص ۸)

کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مولف نے ملہم اور مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے......... اول تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپے دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے......... اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں......... اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے۔''

(بحوالہ اشتہار نمبر ۱۱ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳، ۲۵)

اب آپ اندازہ لگائیں کہ کیا اس کتاب کا اشتہار کسی رسمی عقیدہ کے سرسری عقیدے کا ذکر کر رہا ہے یا الہامی رہنمائی سے انتہائی دقیق تحقیق کا دعویٰ ہے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مجددزرے استخواں فروش نہیں ہوتے۔ بالکل صحیح کہا۔ لیکن یہ تضاد بیانی اور کتاب بیچنے کے لئے جھوٹے دعوے ثابت کر رہے ہیں کہ مرزا قادیانی نہ مجدد تھے اور نہ ہی الہام ہوتے تھے۔ صرف ایک دروغ گو کتاب فروش اور ایمان فروش تھے۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ اس ثبوت کے شروع میں خاکسار نے جو حوالہ پیش کیا ہے اس کے اس فقرے کو سامنے رکھیں کہ: ''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا۔ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے۔ مگر میں رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔'' اور اب اس حوالے کو غور سے پڑھیں:

''واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فینزلہ ولکن اخفیتہ نظرا الی تاویلہ بل ما بدلت عقیدتی وکنت علیہا من المستمسکین وتوقف فی الاظہار عشر سنین۔'' ترجمہ:...... ''اللہ کی قسم میں بہت عرصے سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم بنایا گیا اور میں ان کی جگہ نازل ہوا ہوں۔ لیکن میں تاویل کر کے چھپاتا رہا۔ بلکہ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر تمسک کرتا رہا اور اس دعویٰ کے اظہار میں نے دس برس تک توقف کیا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱' روحانی خزائن ج ۵)

اب آپ بتائیں کہ کیا یہ تضاد ایسے شخص کے قلم میں ہو سکتا ہے جس کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ مجدد ہے۔ جس کو تمام کمال مصطفیٰ کیا گیا ہے اور نائب رسول اللہ ﷺ ہو۔ کبھی نہیں۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ایسا تضاد ایک ایمان فروش اور ایک جھوٹے مدعی نبوت کی تحریروں میں ہی ہو سکتا ہے اور جھوٹی اور متضاد باتیں لکھنے والا مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔

ثبوت نمبر 6

مرزا قادیانی صحیح بخاری کی ایک حدیث کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''مجھے قسم ہے اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ تم میں حضرت عیسیٰ ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۹۸' روحانی خزائن ج ۳)

اس حوالے کو ذہن میں رکھیں۔ (زور لفظ قسم پر ہے) اور اب مرزا قادیانی کی اس دلیل یا اصول کو پڑھیں۔ لکھتے ہیں کہ: ''قسم اس بات کی دلیل ہے کہ خبر اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء۔ ورنہ قسم سے بیان کرنے کا کیا فائدہ؟''

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۲' روحانی خزائن ج ۷)

اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ خاتم الانبیاء رحمت للعالمین سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ ایک بات کو قسم

کھا کر بیان کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی ہیں کہ کسی بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ہی تسلیم شدہ معیار کی پیروی نہ کرتے ہوئے کس ظالمانہ طریق پر رسول پاک ﷺ کی قسم کھائی ہوئی بات کی تاویل اور بے بنیاد تاویل کر کے اپنے آپ کو عیسیٰ ابن مریم کی جگہ بٹھا رہے ہیں۔ جو شخص رسول کریم ﷺ کی قسم کھائی ہوئی بات کی تاویلیں کرنا شروع کر دے وہ مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔ ہاں بھٹکے ہوؤں کے لئے ہو سکتا ہے۔

خاکسار نے انتہائی واضح دلائل کے ساتھ مرزا قادیانی کی تحریروں کا تضاد واضح کر دیا ہے اور مرزا قادیانی ہی کا قول ہے کہ: ''اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۹۱' روحانی خزائن ج ۲۲)

اب خود دیکھ لو کہ اتنے متناقض کلام والے شخص کو مان کر (اسی شخص کے بقول) ایک مخبوط الحواس شخص کو نبی اور مسیح موعود مان رہے ہو۔ مرزا قادیانی کے کلام میں جھوٹ اور تضاد کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں اور خاکسار نے اوپر کی سطور میں مرزا قادیانی کا جھوٹ بھی ثابت کر دیا ہے۔ مرزا قادیانی کے اپنے کلام میں اور جھوٹ کے بارے میں مرزا قادیانی ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسان کا۔''
(انجام آتھم ص ۴۳' روحانی خزائن ج ۱۱)

یہ فیصلہ آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر خود کر لو کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا یا نہیں؟۔ جھوٹ کا مردار سینے سے لگائے رکھا ہے یا نہیں۔ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔

مرزا قادیانی نے دجال کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''دجال کے لئے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل کو ملا دے۔'' (تبلیغ رسالت ص ۲۰۰' روحانی خزائن ج ۲)

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: ''دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا ہو اور خدا تعالیٰ کے کلام میں تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۵۶' روحانی خزائن ج ۲۲)

مرزا قادیانی کی جو تحریریں خاکسار نے آپ کی خدمت میں بطور نمونہ پیش کی ہیں وہ یہی ثابت کر رہی ہیں کہ متناقض اور موقع پرستانہ' دھوکہ دینے والا کلام ہے اور ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ پس ہوش کریں کہ کن کے ہاتھوں میں اپنا ایمان' مال و دولت' وقت' عزت و آبرو' اولاد اور خود کو گروی رکھا ہوا ہے اور وہ بھی کسی چیز کے بدلے میں نہیں۔ دنیا تو تمہاری انہوں نے چھین لی۔ آخرت کے نام پر اور اتنے واضح جھوٹوں کے بعد پھر بھی آنکھیں نہیں کھولو گے تو آخرت بھی تمہاری نہیں رہے گی۔ یہ مذہب تمہارے اور خدا اور رسول ﷺ کے درمیان ایک تاریک پردے کی طرح حائل ہو گیا ہے۔ اس پردے کو پرے ہٹاؤ گے تو نور خدا کا جلوہ دیکھ سکو گے۔ مجھے آپ لوگوں سے ہمدردی ہے کہ میری زندگی کے ۵۵ سال آپ لوگوں کے ساتھ گزرے ہیں۔ اس لئے میری دلی خواہش ہے کہ اس دھوکہ سے باہر نکل آئیں اور اسی خواہش کے تحت یہ چند سطور لکھی گئی ہیں۔ اس دعا کے ساتھ اپنی عرض کو ختم کرتا ہوں کہ میرا اور آپ کا بھی خاتم محمد ﷺ کی اصلی غلامی میں ہو۔ نہ کہ کسی خودساختہ نبی کی امت میں۔ آمین!

عابد مسعود ڈوگر

کلیدی عہدے...... قادیانی اور حکومتی اعداد و شمار!

وطن عزیز کے قیام سے لے کر اب تک اقتدار کی راہداریوں پر ''سازشی چوہوں'' کا قبضہ رہا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس معاملے میں ان کی آمدورفت' قیام' اختیارات کے حصول پر کسی موثر طریقہ کار کا پہرہ نہیں ہے۔ جنرل گریسی' جوگندر ناتھ منڈل' سر ظفر اللہ آنجہانی' ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نہ جانے کتنے ایسے نام ہیں جو بتائے اور گنوائے جاسکتے ہیں کہ اقتدار کی اہم پوسٹوں پر ان کا اور ان کے بھائی بندوں کا نام مسلسل لیا جاتا رہا ہے۔ دنیا کے سبھی آزاد اور خودمختار ممالک میں کلیدی عہدوں پر تعیناتی سے متعلقہ قوانین موجود ہوتے ہیں اور موثر بھی ہوتے ہیں۔ ان قوانین کی موجودگی اقلیتوں کے حقوق پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں لگاتی۔ ہر ملک کا اپنا آئین اور اپنے معروضی حالات ہوتے ہیں جن کو سامنے رکھ کر وہ ملک اپنے اقلیتی شہریوں کی ملازمت کے حوالے سے پالیسیاں بناتا ہے۔ اہم اور حساس عہدوں پر تعیناتی اور وہاں تک رسائی پاکستان ایسے نظریاتی اسلامی ملک میں کیا گل کھلا چکی ہے؟ تاریخ کا طالب علم اس بات سے کم کم واقف ہے۔

اس ملک کے کم از کم تین اہم ترین عہدوں پر جو پہلے لوگ تعینات ہوئے وہ مسلمان نہیں تھے۔ افواج پاکستان میں بطور کمانڈر انچیف جنرل گریسی' وزارت قانون میں جوگندر ناتھ منڈل' وزارت خارجہ میں سر ظفر اللہ قادیانی قوم کی امنگوں کا جواب تھے۔ ان تینوں نے پاکستان کے نظریے اور جغرافیے کو کتنا اور کیسے ''کترا'' یہ ہماری تاریخ کا ایک سیاہ ترین اور نامکمل باب ہے جو 57 برس بیت جانے کے بعد کسی بے رحم اور منصف مزاج مورخ کو دعوت فکر دے رہا ہے اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی رسائی' کونسی زہریلی ہوائیں اس نوخیز کھیتی پر نہیں چلائی گئیں۔ اس کی ہلکی سی جھلک معروف صحافی جناب زاہد ملک کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ قادیانی ہمیشہ اپنی تعداد بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ اس کا ایک اہم مقصد اہم آسامیوں پر اپنی تعیناتی یا قبضے کو تحفظ فراہم کرنا بھی ہوتا ہے۔ ملک میں آج تک اس گروہ کے حوالے سے کام کرنے والی جماعتوں کی طرف سے کبھی بھی مکمل حقیقی اعداد و شمار قوم کے سامنے پیش نہیں کئے گئے۔

اس ملک میں قادیانیوں کی اصل تعداد کتنی ہے؟۔ ملک کے اہم سرکاری اداروں میں اس گروہ کے کتنے آدمی کون کون سی آسامیوں پر تعینات رہے ہیں اور آج بھی کتنے لوگ اہم عہدوں پر براجمان ہیں؟۔ ان کے تبلیغی مراکز اور عبادت خانوں کی تعداد کتنی ہے؟۔ پاکستان کی غیر سرکاری تجارت میں ان کا حصہ کتنا ہے؟۔ کون سی کمپنیاں اور اہم ادارے ان کے سرمائے سے چل کر سادہ لوح عوام کا سرمایہ دبوچ رہے ہیں؟۔ کتنے رفاہی ادارے ملک

میں کہاں کہاں ان حضرات کے زیر انتظام اپنے کام میں مشغول ہیں؟۔ وہ کون سے اہم قادیانی ہیں جن کی ہمیشہ اور ہر دور میں حکمرانوں سے دوستیاں اور تعلقات رہے ہیں؟۔

سیاسی موسم کیسا ہی کیوں نہ ہو ان کی ہمیشہ چاندی رہتی ہے۔ یہ اور اس جیسی اور بہت سی ضروری تفصیلات اس محاذ پر کام کرنے والے اہم لوگوں کی ذمہ داری اور ڈیوٹی میں شامل ہیں کہ ختم نبوت کا ہر کارکن بالخصوص اور پاکستان کا ہر عام شہری بالعموم اس گروہ سے متعلق ان تفصیلات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی ایسا نیٹ ورک بہر حال ضرور منظم کر لینا چاہئے۔ ورنہ دشمن کی چالوں کو سمجھنے میں اہم روایتی تاخیر کا شکار رہیں گے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوائے جانے کے بعد سب سے اہم مسئلہ ہمارے خیال میں اس گروہ کی اہم آسامیوں تک رسائی کو ناممکن بنانا ہے۔ قوم یہ جاننا چاہتی ہے کہ کتنے قادیانی بالخصوص اور کتنے غیر مسلم بالعموم کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق چھ سو سے زائد قادیانی پاکستان کے پالیسی ساز اداروں سمیت انتظامیہ، مقننہ، دفاع اور ایٹمی پروگرام میں اہم عہدوں پر تعینات ہیں۔ ایٹمی پروگرام کو اس ضمن میں دفاعی اداروں سے علیحدہ کر کے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

ہمارے سامنے 18 اپریل 2005ء کے روزنامہ اسلام لاہور کی ایک تفصیلی خبر موجود ہے جس میں قادیانیوں سمیت کلیدی عہدوں پر فائز غیر مسلم افسران کے بارے میں اعداد و شمار جاری کئے گئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خبر ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے لوگوں کی اس کام کے حوالے سے ایک اہم خبر ہے۔ ہم اپنے پڑھنے والوں کے لئے مذکورہ بالا خبر میں دیئے گئے اعداد و شمار درج کر رہے ہیں کہ:

شاید کوئی آ جائے آبلہ پا میرے بعد

''وفاقی حکومت میں اعلیٰ ترین سرکاری پوسٹوں پر مذکورہ بالا خبر کے مطابق 102 قادیانیوں سمیت مختلف اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے 284 افسران تعینات ہیں۔ قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ اہم عہدوں پر ایوان صدر، وزیر اعظم ہاؤس، وزارت دفاع، خزانہ، محصولات اور صحت کے شعبوں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ یہ تفصیلات قومی اسمبلی میں وفاقی حکومت کی طرف سے منظر عام پر لائی گئیں۔ قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ ''اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے کل 284 افسران میں سے 102 قادیانی، 48 ہندو، 52 عیسائی اور ایک بدھ مت، جبکہ دیگر مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تمام افسران گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی پوسٹوں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ قادیانیوں کے دو افسران ایوان صدر اور وزیر اعظم ہاؤس میں تعینات ہیں۔ جو بالترتیب گریڈ 18 اور 20 میں کام کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی اکثریت دفاع، صحت اور خزانے کی اہم نشستوں پر تعینات ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی افسران وزارت خارجہ، وزارت قانون، اے جی پی آر اور سی بی آر میں گریڈ 20 اور 21 میں کام کر رہے ہیں۔

12 قادیانی افسران وزارت دفاع کے مختلف شعبوں میں گریڈ 17 سے 20 میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں 2 افسران دفاعی پیداوار کے شعبے میں اور وزارت ثقافت‘ کھیل اور امور نوجوانان میں کام کر رہے ہیں۔ 10 قادیانی خزانے کے شعبے میں تعینات ہیں۔ جن میں سے گریڈ 21 میں اے جی پی آر جبکہ گریڈ 20 اور 21 کے تین انکم ٹیکس کلکٹرز قادیانی ہیں۔ جبکہ 5 دیگر افسران مختلف جگہوں پر گریڈ 17 میں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح 8 قادیانی افسران مواصلات کے شعبے میں ہیں۔ جبکہ فیڈرل فلڈ کمیشن کی گریڈ 16 کی ایک پوسٹ پر بھی قادیانی افسر تعینات ہے۔‘‘

یہ ہیں وہ اعداد و شمار جو حکومت نے قومی اسمبلی میں پیش کیے اور روزنامہ اسلام نے تین کالمی خبر کی صورت میں اسے قوم کے سامنے پیش کیا۔ وزارت دفاع میں کتنے قادیانی تعینات ہیں؟۔ یہ مسئلہ نئے سرے سے تفصیل طلب ہے۔ قوم جاننا چاہے گی کہ قادیانی جو کہ منکر جہاد ہیں۔ فوج میں ان کی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں کن کن عہدوں پر فائز ہیں؟۔ ایٹمی پروگرام کو جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اس ضمن میں منسٹری آف ڈیفنس سے علیحدہ کر کے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کی تفصیلات بھی جاری کی جائیں۔ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے حضرات کو اس بارے میں اپنے آپ کو اس محاذ کے مطابق کیل کانٹوں سے لیس کر کے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جانا چاہئے۔ اقلیتوں کا قومی ملازمتوں پر حق ہے۔ لیکن اپنی آبادی کے تناسب سے ان کا کوٹہ ملازمتوں میں مخصوص کیا جانا چاہئے اور اعلیٰ عہدوں کے حوالے سے ایک حد بندی کا بھی ملک کے حساس حالات خیر خواہانہ تقاضا کرتے ہیں۔ اکثریت تمام تر قابلیت اور ہنر کے باوجود سڑکوں پر دھکے کھا رہی ہے اور ملازمتیں عطا کرنے والے سروسز بورڈ میں بیٹھے مشکوک مذہبی پس منظر رکھنے والے اہلکار مسلسل ان کا راستہ روک رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اہم عہدوں تک قادیانیوں سمیت دیگر اقلیتوں کی رسائی بہت آسان ہے۔ جبکہ عام مسلمان اس حوالے سے اچھوتوں جیسے سلوک کا شکار ہیں۔ عام مسلمان سے ہماری مراد مڈل کلاس مسلمان ہیں۔ ہم حکومت سے گزارش کریں گے کہ ملازمتیں عطا کرتے وقت قادیانیوں کو خصوصی واچ لسٹ میں رکھ کر دیگر اقلیتوں سے ہٹ کر ان کے معاملات دیکھے جائیں۔ ...... (بشکریہ روزنامہ اسلام لاہور)

اللہ نہ کرے کہ آپ کبھی بیمار ہوں، پھر بھی اگر کبھی بیماری لاحق ہو جائے تو علاج کیلئے ضلع راولپنڈی کے رجسٹرڈ، معمر، تجربہ کار طبیب

حکیم قاری محمد یونس ایم۔ اے (پنجاب)

فاضل طب والجراحت

کے دست فیض بخش سے فائدہ اٹھائیں۔ یاد رکھیں کوئی مرض لاعلاج نہیں

دواخانہ تحفظ ختم نبوت O/56.J.K سنز بلڈنگ (وقف ۱۹۸۴ء برائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان)

سرکلر روڈ راولپنڈی فون 5551675 اوقات ملاقات: صبح 9 تا رات 9 بجے بروز جمعۃ المبارک: بعد نماز عصر تا رات 9 بجے

ادارہ

جماعتی سرگرمیاں!

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا تبلیغی دورہ گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ دنیا بھر کا طاغوت اکٹھا ہو کر بھی مسلمانوں سے ایمان کی نعمت کو چھین نہیں سکتا۔ ایمان کے لئے مسلمان جان تک قربان کر دیتے ہیں۔ ایمان کے معاملے میں کفر سے کوئی نرمی نہیں برتی جاسکتی۔ مرزائین دنیائے کفر کی نمائندہ اور ایجنٹ قوت ہے۔ جس کے مقابلے کے لئے دنیا بھر میں مبلغین تحفظ ختم نبوت کا کام کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے جدید دفتر و دارالمطالعہ دارالعلوم ختم نبوت گنگنی والا کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت ضلعی امیر عالمی مجلس الحاج جناب حافظ شبیر احمد نے کی۔ تقریب جناب حافظ محمد انور کی تلاوت اور جناب حافظ ابوبکر اشرف کی نعت سے شروع ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب سید احمد حسین زید نے سرانجام دیئے۔ تقریب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین جناب حافظ محمد ثاقب' لاہور کے مبلغ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' سیالکوٹ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' گوجرانوالہ کے مبلغ حضرت مولانا فیاض مدنی اور دیگر جید علمائے کرام اور معزز حضرات نے شرکت کی۔

حضرت مولانا بشیر احمد کا تبلیغی دورہ علی پور و مظفر گڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا بشیر احمد نے گزشتہ ماہ علی پور اور مظفر گڑھ کا تبلیغی دورہ کیا۔ مجلس کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرشید سیال ان کے ہمراہ تھے۔ حضرت مولانا نے جن مساجد میں درس قرآن دیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ مکی مسجد محلہ فاروقیہ' قبا مسجد ٹیچر کالونی' نظامیہ مسجد ٹھٹھہ بم والا۔ اقصیٰ مسجد مڑھی' جامع مسجد سناتواں' مدرسہ علوم شریعہ' مسجد صدیق اکبر دائرہ دین پناہ' جامع مسجد غریب آباد کوٹ ادو۔ حضرت مولانا بشیر احمد نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

حضرت مولانا بشیر احمد کا تبلیغی دورہ ڈیرہ غازیخان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا بشیر احمد نے گزشتہ ماہ ڈیرہ غازی خان کے مبلغ حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی کے ہمراہ ضلع ڈیرہ غازی خان کا تبلیغی دورہ کیا۔ حضرت مولانا نے اپنے دورہ کے دوران حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کے گھر جا کر تعزیت کی۔ بعد ازاں حضرت مولانا بشیر احمد نے مدرسہ رحمانیہ' مسجد فیصل' مسجد کوٹ ہیبت اور دیگر مساجد اور مدارس میں خطابات فرمائے۔ اس دوران ضلع ڈیرہ غازی خان کے مجلس کے ماہانہ اجلاس میں

شرکت فرمائی اور اجلاس کے شرکاء سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کے بعد حضرت مولانا غلام اکبر ثاقب‘ حضرت مولانا عبدالرحمن‘ جناب قاضی عبدالقیوم اور حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل سے جماعتی امور پر گفتگو فرمائی۔

حضرت مولانا محمد اسحق ساقی پر تشدد کرنے والے قادیانیوں کی گرفتاری کا مطالبہ

مدرسہ جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں ضلع گوجرانوالہ کے جید علمائے کرام کا اجلاس ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی نمائندگی حضرت مولانا محمد فیاض مدنی اور جناب حافظ محمد ثاقب نے کی۔ حضرت مولانا محمد فیاض مدنی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کے اندر بہت سے فتنے ہیں۔ ان میں سے ایک فتنہ فتنہ قادیانیت بھی ہے۔ جو امت کا سب سے خطرناک فتنہ ہے۔ آج مرزائی سرعام تبلیغ کر رہے ہیں اور حکومت کی سرپرستی میں غنڈہ گردی کر رہے ہیں۔ غنڈہ گردی کی مثال آپ کے سامنے ہے جو کہ جمعہ والے دن بہاول پور کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی پر حاصل پور کے چک نمبر 192 مراد میں خطبہ جمعہ کے بعد واپسی پر حضرت مولانا کو مرزائی غنڈوں نے اغوا کیا اور ان پر بے پناہ تشدد کیا اور انہیں نیم مردہ حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ اس وقت حضرت مولانا حاصل پور کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان دہشت گردوں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ ورنہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین جو فیصلہ کریں گے ہم اس کے پابند ہوں گے۔ آخر میں تمام علمائے کرام نے اس قرارداد کو منظور کیا کہ دہشت گردوں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا حرمت قرآن کانفرنس گوجرانوالہ سے خطاب

قرآن کے تقدس کو ہر حال میں اجاگر کریں گے۔ قرآنی تعلیمات مینارہ نور ہیں۔ دنیا انسانیت اس سے رہنمائی حاصل کرے۔ قرآن کریم نے ہر دور میں انسانیت کی رشد و ہدایت کا سامان مہیا کیا ہے۔ جب بھی کسی مقدر والے نے اس کے معانی اور مطالب پر غور کیا ہے رب کریم نے اس کو نور ایمان سے منور کر دیا۔ آج دنیا عیسائیت قرآن کی بے حرمتی کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت دے رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے گوجرانوالہ میں کل جماعتی حرمت قرآن کانفرنس شیرانوالہ باغ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر اور حضرت مولانا محمد فیاض مدنی کا تبلیغی دورہ ضلع حافظ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ حضرت مولانا محمد فیاض مدنی نے ضلع حافظ آباد ڈھنڈی بھٹیاں‘ جلال پور بھٹیاں‘ بھڑی شاہ رحمن‘ نوشہرہ ورکاں‘ تتلے عالی کا تبلیغی دورہ کیا اور مختلف مساجد میں حضرت مولانا نے بیان

کیا۔ پنڈی بھٹیاں کی مرکزی مسجد شاہی میں حضرت مولانا نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانیوں کا وجود آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کا نشان ہے۔ اس تبلیغی دورے میں سیالکوٹ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر بھی ہمراہ تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی طرف سے اخبارات کو جاری پریس ریلز

قادیانیوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ کو حاصل پور کے قریب اغوا کر کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا۔ پولیس نے قادیانیوں کے مقامی صدر سمیت پانچ قادیانیوں کے خلاف پرچہ درج کر کے گرفتار کر لیا۔ یہ واقعہ ملکی امن و امان تباہ کرنے کی گہری سازش ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحٰق ساقی اور ان کے ایک ساتھی ماسٹر عبدالقیوم 17 جون کو بہاول پور کی تحصیل حاصل پور کے چک نمبر 192 مراد میں خطبہ جمعۃ المبارک پڑھانے کے بعد واپس آرہے تھے کہ اسی گاؤں کے قادیانیوں نے اکٹھے ہو کر زبردستی انہیں اٹھا کر ایک مکان میں لے گئے۔ جہاں پر انہوں نے کئی گھنٹے تک انہیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا۔ جس کی خبر وہاں کے مسلمانوں اور مقامی پولیس حاصل پور کو ہوئی تو انہوں نے قادیانیوں کے مقامی صدر شفیع اور اس کے چار ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسحٰق ساقی اور ان کے ساتھی کو سول ہسپتال حاصل پور میں داخل کرا دیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ایک اخباری بیان میں قادیانیوں کے اس دہشت گردانہ واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک پرامن جماعت ہے جو اسلامی اصول اور ملکی آئین کے دائرہ میں رہ کر دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی مبلغ مولانا محمد اسحٰق ساقی کو اغوا کر کے ان پر وحشیانہ تشدد سراسر دہشت گردی اور ملکی امن و امان تباہ کرنے کی گہری سازش ہے۔ اس دہشت گردانہ واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وطن عزیز میں مذہب کی آڑ میں ہونے والی تمام دہشت گردی قادیانی کر رہے ہیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مطالبہ کیا کہ اعلیٰ حکام صوبائی اور مرکزی حکومت اس حساس واقعہ کا سخت نوٹس لیں اور واقعہ کے دیگر ملزمان کو بھی فوری گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دے۔ کیونکہ مولانا محمد اسحٰق ساقی کو اغوا کرنے والے قادیانیوں کی تعداد تقریباً 16 تھی۔ ابھی تک صرف 5 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ جبکہ 11 قادیانی ملزمان گرفتار نہیں ہوئے۔ ان تمام ملزمان پر اغوا، ارادہ قتل اور دہشت گردی کا مقدمہ چلا کر سخت سے سخت سزا دی جائے۔ ورنہ حالات کے خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور قادیانی نواز حکمرانوں پر عائد ہوگی۔

حکومت پنجاب سے مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کی اضافی بستی پیپلز کالونی نمبر 1 کے پلاٹ نمبر 490 ڈی پر 1954ء سے خالی پلاٹ پر قادیانی شادی ہال اور قادیانی ریسٹورنٹ کی تعمیر کی آڑ میں قادیانی غیر مسلم عبادت گاہ بنانے پر پابندی برقرار رکھی جائے اور محکمہ ہاؤسنگ کے ڈائریکٹر پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن ریجن فیصل آباد کی طرف سے پلاٹ نمبر 490 ڈی کے بارے میں ارسال کردہ تفصیلی رپورٹ پر موثر کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے 1990ء میں اس پلاٹ پر قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر شروع کی تھی۔ جس کے خلاف عالمی مجلس کے احتجاج پر محکمہ ہاؤسنگ نے پلاٹ بحق سرکار ضبط کر لیا جس پر قادیانیوں نے کمشنر کی عدالت میں اپیل کی جس پر قادیانی عبادت گاہ گرا دی گئی اور پلاٹ بحال کر دیا گیا۔ اب قادیانی جماعت نے چوتھا نقشہ داخل کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں سے انڈر ٹیکنگ لی جائے کہ اس پلاٹ پر کبھی بھی قادیانی عبادت گاہ تعمیر نہیں کی جائے گی اور نہ ہی قادیانی جماعت خانہ۔

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن کا تبلیغی دورہ سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا مفتی محمود الحسن دو روزہ دورے پر سرائے نورنگ پہنچے۔ جناب صاحبزادہ امین اللہ خان سے مشاورت کے بعد سرائے نورنگ کے تمام علمائے کرام اور معززین شہر سے رابطہ کیا اور دوسرے دن بعد نماز ظہر جامع مسجد عبدالغفار میں اجلاس طلب کیا گیا۔ اس کے علاوہ شہر بھر کی بڑی مساجد میں نمازوں کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود الحسن کے بیانات ہوئے۔ دوسرے دن بعد نماز ظہر جامع مسجد عبدالغفار میں ایک بڑا اجلاس منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' عزت مآب جناب سکندر اعظم خادم خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی' زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار صاحب مدظلہ' اجلاس میں مشاورت کے بعد حسب ذیل باڈی تشکیل دی گئی جن کے نام درج ذیل ہیں۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ جناب صالح خان' نائب امیر حضرت مولانا محمد صدیق شاہ خطیب جامع مسجد مجیدی' جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عبدالرحیم خطیب جامع مسجد میناری' ڈپٹی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عبدالغفار خطیب مرکزی جامع مسجد ہسپتال روڈ' خزانچی جناب حاجی ظفر اللہ کلاتھ مرچنٹ سرائے نورنگ' سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت جناب صاحبزادہ امین اللہ خان سرائے نورنگ قرار پائے۔

حضرت مولانا محمد حسین ناصر کا تبلیغی دورہ کنڈیارو اور پنوں عاقل

چار سو مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی خبر جھوٹ کا پلندہ نکلی۔ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ

حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے بتائی۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں کراچی کے ایک اخبار نے خبر لگائی کہ ضلع کنڈیارو میں چارسو مسلمانوں کو بے روزگاری کی وجہ سے قادیانی بنالیا گیا۔ اخباری خبر پڑھتے ہی حضرت مولانا محمد حسین ناصر معلومات حاصل کرنے کے لئے کنڈیارو کے گاؤں ماہی بھان تشریف لے گئے۔ وہاں پر جو لوگوں سے تفصیلات معلوم ہوئیں ان کے مطابق صرف تین آدمیوں کو قادیانی چناب نگر لے گئے ہیں۔ جن کا اب تک پتہ نہیں کہ وہ کس حالت میں ہیں۔ باقی چارسو مسلمانوں والی خبر سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ کوئی مسلمان قادیانی نہیں ہوا۔ حضرت مولانا محمد حسین ناصر وہاں کے مسلمانوں سے ملے اور انہیں قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا۔ سکھر واپسی پر حضرت مولانا نے اخبارات کو جو خبر جاری کی اس میں یہی لکھا کہ مذکورہ ضلع میں کوئی مسلمان قادیانی نہیں ہوا۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے گزشتہ دنوں پنوں عاقل کا تبلیغی دورہ کیا اور مختلف مساجد میں درس قرآن اور جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گزشتہ دنوں اوکاڑہ تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران مختلف پروگراموں میں شرکت کی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

یکم جولائی کو مرکزی جامع مسجد بلقیبیہ حویلی لکھا میں خطبہ جمعہ اور بعد نماز عشاء تفصیلی بیان ہوا۔ دو جولائی کو دیپال پور میں وکلاء بار روم میں خطاب کیا اور جامع مسجد عمر' مدرسہ تعلیم القرآن نویدکوٹ' جامع مسجد محمودیہ میں بیانات ہوئے۔ تین جولائی کو اوکاڑہ شہر میں ممتاز مسجد' جامعہ محمودیہ' مدرسہ بیت الصالحات' جامعہ قاسمیہ' جامع مسجد حنفیہ سی بلاک' مرکزی جامع مسجد فاروقیہ گورنمنٹ کالونی' مرکزی جامع مسجد عثمانی گول چوک میں تفصیلی بیانات ہوئے۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوکاڑہ کے علمائے کرام سے خصوصی خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا کا یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا تربیتی کورس سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیراہتمام ایک روزہ تربیتی کنونشن جامع مسجد رحمانی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا غلام محمد شیخ نے کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا تھے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر دل میں محبت رسول ﷺ نہیں تو سارے اعمال ضائع اور بے کار ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے محبت رسول ﷺ اپنے دل میں بٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت جڑ ہے۔ اگر جڑ مضبوط ہے تو شاخیں بھی مضبوط ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کریں اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے کام کریں۔ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کوئی بھی

مسلمان خود اس کا کردار کتنا ہی گرا ہوا ہو اپنے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ پروگرام کے آخر میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے اپنے مسلکی اختلافات بھلا کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔ شرکائے حاضرین نے وعدہ کیا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کا ہر صورت میں تحفظ کریں گے اور قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کریں گے۔

ہر مسلمان حضور ﷺ کی ختم نبوت کا چوکیدار ہے

ہر مسلمان رحمت کائنات ﷺ کی ختم نبوت کا چوکیدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی کامیابی کا راز آپ ﷺ کی سنت کے طریقوں اور آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے میں رکھا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج جناب پروفیسر عبداللطیف شیخ‘ جناب عبدالسمیع‘ جناب حکیم عبدالواحد‘ جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن‘ انجینئر جناب جاوید احسن‘ جناب حافظ عبدالحفیظ اور جناب عبدالصمد مدنی نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ رحمت کائنات ﷺ کے صدقے مسلمان قیامت کے دن شفاعت کے حق دار بنیں گے۔ قادیانی لابی یہودی لابی سے مل کر دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ قادیانی گروہ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہر ملک کی حکومت کو مسلمانوں سے لڑا دیا جائے۔ دفاع ختم نبوت کا کام کرنا سب سے بڑا اہم فریضہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی لابی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس سے وابستہ علمائے کرام اور مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتی ہے۔ ہمارا یہ موقف رہا ہے کہ دنیا میں امن کی ضمانت صرف اسلام ہی دے سکتا ہے۔ جنرل پرویز مشرف یہود کے حوالے سے متعلق قرآنی احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے جہاد کی تعریف بدل ڈالی ہے۔ پردے اور داڑھی کا مذاق اڑایا ہے۔ افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف امریکا کی مدد کی اور اب قوم کے بچوں کو نیکر پہنا کر سڑکوں پر دوڑانے کے لئے قومی غیرت کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہ سب کچھ قرآن پاک کی تعلیمات کی پیروی ہے؟ قومی ذلت و رسوائی کے ذمہ دار فوجی حکمران ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس گنگاپور

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گنگاپور میں ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا پیر بدر دالجی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب محمد متین خالد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا غلام حسین کلیاروی‘ حضرت مولانا سید ہدایت رسول شاہ‘ حضرت مولانا محمد زمان‘ جناب عبدالرزاق طاہر‘ جناب محمد عرفان محمود برق‘ سابق قادیانی جناب محمد امجد بٹ‘ حضرت مولانا مفتی محمد امین اور دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس حاضری کے لحاظ سے الحمدللہ! بہت ہی کامیاب رہی۔ تمام مقررین نے فتنہ قادیانیت کے دجل وفریب سے عوام کو آگاہ کیا۔ کانفرنس رات کے اڑھائی بجے حضرت مولانا پیر بدر دالجی صاحب کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

ادارہ

بنوں مجلس کے امیر قاری حضرت گل کا وصال!

حضرت مولانا حضرت گلؒ استاذ العلماء حضرت مولانا مہر گلؒ فاضل دارالعلوم دیوبند کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ پھر لاہور تشریف لے گئے۔ استاذ القرآء حضرت قاری محمد شریفؒ سے سند تجوید والقرآت لی۔ جبکہ آپ نے قرآن مجید حفظ حضرت قاری شیر جانؒ سے کیا تھا۔ آپ کے والد گرامی بڑے مجاہد تھے۔ انہوں نے انگریزوں کے ساتھ براہ راست جہاد کیا تھا۔

حضرت مولانا قاری حضرت گلؒ جامع مسجد حق نواز بنوں میں 1966ء سے لے کر 19اپریل 2005ء تک بطور امام وخطیب رہے۔ مرحوم جمیعت علمائے اسلام کے ساتھ وابستہ رہے۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ... حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ... حضرت مولانا درخواستیؒ... حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی یہ حضرات آپ کے ہاں وقتاً فوقتاً آتے رہتے تھے۔ تحریک ختم نبوت 1974ء میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

آپ نے دورہ حدیث شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ سے کیا۔ حضرت درخواستیؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ گل ہے اور گل ہی رہے گا۔ بیعت کا تعلق بھی حضرت درخواستیؒ سے تھا۔ بعد میں حکیم محمد اختر دامت برکاتہم سے تعلق جوڑا۔ کئی مدارس کے بانی و مہتمم تھے۔ جامعہ مدنیہ تجوید القرآن' جامع مسجد حق نواز خان' مدرسۃ البنات' جامعہ مدنیہ اسماعیل ہمہ خیل' اس کے علاوہ بنوں کے صحافی برادری کے خزانچی تھے۔ پریس کلب کے بانی تھے۔ ترجمان حق روزنامہ بنوں کے بانی و چیف ایڈیٹر تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے امیر تھے۔ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ کانفرنس چناب نگر میں شرکت فرماتے تھے۔ اولاد میں بڑے صاحبزادے حافظ حسین احمد ڈاکٹر ہیں۔ ان سے چھوٹے صاحبزادے مولانا قاری سعید احمد اپنے والد کے جانشین قرار پائے ہیں۔ 19اپریل 2005ء کو دل کا دورہ پڑا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ سورۃ یاسین کی تلاوت فرماتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ دوسرے دن کو قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا فضل الرحمن نے پڑھایا۔ نماز جنازہ میں وزیر اعلیٰ سرحد جناب اکرم درانی' مولانا فضل الرحمن خلیل' مولانا فاروق کشمیری' مولانا عبدالقیوم حقانی اور وفاقی وصوبائی وزیر وممبران اسمبلی کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ آپ کو آپ کے عظیم والد حضرت مولانا مہر گلؒ کے پہلو میں بازار احمد خان کے قبرستان میں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔

بچوں کا صفحہ — اشتیاق احمد

جس کو بڑی عمر کے مرزائی بھی پڑھ سکتے ہیں

ختم نبوت زندہ!

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ جب فرشتے یعنی منکر نکیر قبر میں مردے سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے۔ تو وہ کہے گا کہ:

''میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں اور آخری نبی ہیں۔''

یہ سن کر فرشتے کہیں گے کہ:

''تو نے سچ کہا۔''

(در منثور صفحہ 165)

یہ حدیث مرزائیوں کے لئے قابل غور ہے........ فرشتے اس شخص کے جواب میں تو یہ کہیں گے کہ تو نے ٹھیک کہا........ لیکن جب فرشتے ایسے شخص سے سوالات کریں گے جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا تھا تو........ وہ کیا جواب دے گا........ ظاہر ہے........ وہ کہے گا کہ میرا نبی مرزا ہے .... تب فرشتے کیا جواب دیں گے........ ظاہر ہے کہ وہ کہیں گے .... تو نے جھوٹ کیا .... لہذا........ اب اپنے کہے کی سزا بھگت......!

مرزائیوں کو اس حدیث پر غور مرنے سے پہلے کر لینا مفید ہوگا........ مرنے کے بعد غور کرنے کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا........ ویسے تو قبر میں غور کرنے کی مہلت ہی کہاں ہوگی .... وہاں تو معاملہ آر یا پار والا ہوگا...... لیکن مرزائیوں کے لئے صرف...... آر...... ہی...... آر...... والا معاملہ ہوگا........ پار...... تو وہی ہوں گے جو یہ کہیں گے کہ...... اور وہ (آنحضرت ﷺ) آخری نبی ہیں......''

تبصرہ وتذکرہ!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!...... ادارہ

لیلۃ القدر: مرتب: جناب حافظ عبدالرزاق: افادات: حضرت مولانا منور حسین سواتی: باہتمام: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی: صفحات: 33 قیمت: درج نہیں: ناشر: قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ!

رب کریم نے انسان کو اپنا قرب نصیب کرنے کے مختلف انداز اختیار کیے ہیں۔ کبھی جنت کا شوق اس پر انعامات' کبھی جہنم سے ڈرایا اور کبھی کوئی کبھی کوئی طریقہ اختیار کیا۔ تاکہ انسان اعمال حسنہ کا کاربند ہو جائے۔ زیر نظر کتابچہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ انسان اپنے اعمال کو کیسے بڑھائے۔ کیسے ترقی کرے۔ اس کتاب کے اندر لیلۃ القدر کی فضیلت اور اہمیت اور اس سے متعلق ضروری معلومات درج ہیں۔ اس کے مطالعہ سے اس رات کے حصول میں مزید شوق پیدا ہوگا۔ حق تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

نقوش حقانی: تالیف: حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی: صفحات: 176: قیمت: درج نہیں: ناشر: قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ!

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی ایک نامور مصنف' مورخ' ادیب اور منجھے ہوئے خطیب ہیں۔ ان کی بے شمار اور ہر موضوع پر کتب کا بہت بڑا ذخیرہ منظر عام پر آ چکا ہے۔ زیر نظر کتاب نقوش حقانی ان تمام کتب پر ایک مختصر مگر جامع طائرانہ نظر ہے۔ جس سے ان کے قلم کی کاٹ' زبان کی روانی اور دلائل کا وزن معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم حضرت مولانا کے علم کو مزید اجاگر کرے اور عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین!

فقہی جواہر: مصنف: حضرت مولانا مفتی عمر فاروق: ترتیب: جناب حافظ محمد قاسم: صفحات: 61 قیمت: 45: ناشر: قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ!

زیر نظر کتاب فقہی جواہر حضرت مولانا مفتی عمر فاروق صاحب کے اہم فقہی مسائل کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے نہایت احتیاط کے ساتھ اپنے مسلک کی ترجمانی کی ہے۔ کتاب میں تقریباً آٹھ مضامین پیش کیے گئے ہیں جن میں ہر ایک پر گفتگو کی گئی ہے۔ مسائل معلوم کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا علماء کی صحبت اور ان کے رسائل زیر مطالعہ رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ رب کریم حضرت مولانا کی اس محنت کو قبول فرمائیں۔ آمین!

آداب المعلمین... آداب المتعلمین: مصنف: حضرت مولانا قاری صدیق احمد: ترجمہ پشتو: جناب

سراج الاسلام سراج: صفحات کتاب اول:90: صفحات کتاب دوم:128: قیمت: درج نہیں: ناشر: قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ!

زیر نظر کتب ''آداب المتعلمین'' اور ''آداب المعلمین'' دو اہم کتب شاہکار تصنیفوں کے نام ہیں جو دور حاضر میں طلبہ اور اساتذہ کرام کی تربیت کے لئے بہت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے مطالعہ سے طالب علم کو اپنی حیثیت' طریقہ طالب علمی' اساتذہ کا ادب اور وہ تمام ضروریات جو ایک طالب علم کے متعلق ہیں معلوم ہوتی ہیں اور دوسری کتاب اساتذہ کے متعلق کے انہوں نے طریقہ تعلیم' تربیت کس انداز سے اختیار کرنا ہے۔ لہذا طلباء اور اساتذہ ہر دو حضرات کو ان کتب پر ضرور نظر رکھنی چاہئے۔ تاکہ حقیقت حال واضح ہو کر سامنے آجائے۔

ہدایہ اور صاحب ہدایہ: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی: صفحات:74: قیمت: درج نہیں: ناشر: قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ!

اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کی زندگی کے تمام گوشے امت کے سامنے لانے کا ایسا طریقہ کار وضع کر دیا کہ حضورﷺ کی زندگی کے اعمال حسنہ' شب و روز اور تعمیر انسانیت سب آشکارا کروا دی۔ اس کے لئے آئمہ حدیث' فقہائے کرام اور علمائے کرام کو زرخیز دماغ دیا کہ انہوں نے سیرت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کر دیا۔ ان میں ایک مذہب حنفی ہے اور اس کی سب سے اہم کتاب جو مدارس میں طلبہ کو اہتمام سے پڑھائی جاتی ہے وہ ہدایہ ہے جو چار حصوں پر مشتمل ہے۔ نہایت عمدہ اور ترتیب کے ساتھ صاحب ہدایہ نے اس پر محنت کی۔ ان کی اس عظیم شاہکار کتاب سے متعلق جتنی ضروری باتیں ہیں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے اس رسالہ میں درج کر دی ہیں۔ طالب علم کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ تاکہ اس کو ہدایہ جیسی عظیم کتاب سمجھنے میں اور صاحب ہدایہ کے طرز بیان کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔ رب کریم علماء اور طلباء کے لئے نافع بنائے۔ آمین!

اسیر مالٹا (حضرت مولانا عزیز گل): مصنف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی: صفحات:46: قیمت:15 روپے: ناشر: قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ!

تاریخ آزادی ہند مسلم اقوام عالم کی تاریخ کا ایک ایسا درخشندہ ستارہ ہے جس کی روشنی کبھی ماند نہیں پڑ سکتی۔ انگریز کے ظلم و ستم سے اقوام ہند کو آزاد کرانے کا یہ پروگرام جو تحریک آزادی المعروف تحریک ریشمی رومال کے ذریعہ سے آغاز کے مراحل کی طرف منتقل ہوا۔ اس تحریک میں نہایت ہی نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں۔ انہیں میں سے ایک نام حضرت مولانا عزیز گل صاحب کا بھی ہے جنہوں نے نہایت عرق ریزی سے اس تحریک کو چار چاند لگانے میں کردار ادا کیا۔ زیر نظر رسالہ مختصر ضرور ہے مگر اپنے اندر موضوع کے مطابق معلومات ضرور رکھتا ہے۔ جذبہ عشق و وفا پیدا کرتا ہے۔ مولیٰ کریم ایسے انفاس کی برکت سے قوم کو آزادی کی مسرتیں نصیب فرمائیں۔ آمین!

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان رعایتی قیمت

کتاب کا نام	جلد	تصنیف	قیمت
فتاویٰ ختم نبوت	جلد اول	مفتی سعید احمد جلالپوری	200/-
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ		پروفیسر محمد الیاس برنی	150/-
مقدمہ قادیانی مذہب		پروفیسر محمد الیاس برنی	75/-
خاتم النبیین		حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	70/-
تحفہ قادیانیت	جلد اول	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	150/-
تحفہ قادیانیت	جلد دوم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	150/-
تحفہ قادیانیت	جلد سوم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	150/-
تحفہ قادیانیت	جلد چہارم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	150/-
تحفہ قادیانیت	جلد پنجم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	150/-
تحفہ قادیانیت	جلد ششم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	150/-
احتساب قادیانیت	جلد اول	حضرت مولانا لال حسین اخترؒ	100/-
احتساب قادیانیت	جلد دوم	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد سوم	حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد چہارم	حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد پنجم	حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد ششم	قاضی سلیمان منصور پوریؒ، پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد ہفتم	حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد ہشتم	حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد نہم	حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد دہم	حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد یازدہم	جناب بابو پیر بخشؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد دوازدہم	جناب بابو پیر بخشؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد سیزدہم	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، علامہ شمس الحق افغانیؒ	125/-
احتساب قادیانیت	جلد چہاردہم	علامہ نظام الدین بی اے	125/-
قومی تاریخی دستاویز		حضرت مولانا اللہ وسایا	100/-
آئینہ قادیانیت		حضرت مولانا اللہ وسایا	50/-
قادیانی شبہات کے جوابات	جلد اول	حضرت مولانا اللہ وسایا	50/-
قادیانی شبہات کے جوابات	جلد دوم	حضرت مولانا اللہ وسایا	100/-
رئیس قادیان		حضرت مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	100/-
سوانح مولانا تاج محمودؒ		صاحبزادہ طارق محمود	80/-
رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام		مولانا عبداللطیف مسعودؒ	100/-

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/700، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1400

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہو گا

بمقام جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

کورس ردقادیانیت وعیسائیت

نامور علماء ⊙ مناظرین وماہرینِ فن لیکچر دیں گے انشاءاللہ

خان محمد

نفیس الحسینی شاہ

بتاریخ ۷ تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۶ھ

12 تا 30 ستمبر 2005ء

- کورس میں شرکت کے لئے کم ازکم ⊙ درجہ رابعہ ⊙ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردقادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی الف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- پتہ ترسیل درخواست: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 4514122

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ⊙ چناب نگر ⊙ چنیوٹ ضلع جھنگ فون: 04524-212611

MONTHLY *LAULAK* MULTAN REGD. NO. M-108

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

24 ویں سالانہ دو روزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عظیم الشان

29 30 ستمبر 2005

بروز جمعرات جمعۃ المبارک

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

کانفرنس کے چند عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت
- قادیانیت اور اسلام
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی

رد قادیانیت اور جہاد

جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۵ شعبان منعقد ہوگا (انشاء اللہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مسلم کالونی چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

رابطہ

چناب نگر 04524-212611

ملتان 061 - 514122

قیمت سالانہ /100 روپے

قیمت فی شمارہ /10 روپے